آغوش مادر سے لیکر، خیر دم تک تحصیل علم کرتے رہو (حدیث)

ارکان الصلوٰۃ (جدید)

(شافعی)

نماز، روزہ، زکوٰۃ، ایصالِ ثواب، توبہ، امانت، اخلاق و آداب
تہلیل مع ترجمہ اور اس کے علاوہ بہت ساری دینی باتیں

ترتیب و پیشکش

اشفاق احمد قاسم ٹھاکر شافعی شریفی

9892204755

تصحیح

مفتی محمد رفیق السعدی الافضلی عفی عنہ الوالی 7276778385

ناشر: امام شافعی فاؤنڈیشن، ممبئی

تقسیم کار: رضوی کتاب گھر، دہلی

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

فہرست

پانچ کلمے	3
سید الاستغفار	6
اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا	6
طہارت	8
غسل کا بیان	9
نجاست کا بیان	11
وضو کا بیان	13
وضو کا طریقہ	14
تیمم کا بیان	17
اذان اور اقامت	18
نماز کا بیان	20
فرائض نماز	22
پنجگانہ نماز کے اوقات	25
نماز باجماعت کا بیان	28
نماز جمعہ کا بیان	30
ارکان خطبہ	30
نفل نمازوں کا بیان	34
سجدۂ سہو	36
سجدۂ تلاوت	40
مسافر کی نماز	46
جمع تقدیم و تاخیر	47
نمازِ کسوف و خسوف	48
نماز استسقاء	49
نماز تراویح	50
نماز عیدین	55
جنازہ اور اس کی نماز	57
تلقین	61
زکوٰۃ کا بیان	63
نصاب کا بیان	64
مستحقین زکوٰۃ کا بیان	66
روزے کا بیان	67
اعتکاف کا بیان	69
حج و عمرہ کا بیان	70
طواف کا بیان	72
فاتحہ کا مرسوم طریقہ	74
زیارت قبور	76
عقیقہ	77
قربانی	78
صبح و شام کی دعائیں	79
سنتوں کی پابندی محبت رسول ﷺ کا تقاضہ	81
امانت کا بیان	83
توبہ کا بیان	84
اخلاق و آداب کا بیان	86
تہلیل	89

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان نہایت رحم والا۔

الحمدُ اللہ حق حمدہ و صلاتہ و سلامہ علی سیّدنا محمد النبی و علی آلہ و صحبہ من بعدہ اما بعد :

کسی بھی ہوش منداور درست فکر والے شخص پر یہ اَمر پوشیدہ نہیں ہے کہ علم کی عظمت واہمیت ناقابلِ انکار (حقیقت) ہے۔اور علم کی فضیلت میں جو نصوص و آثار وارِد ہیں وہ شمار سے باہر ہیں۔طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و مسلمۃ۔ علم دین حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔

ارکان اسلام پانچ ہیں۔۱) شَهَادَةُ اَنۡ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوۡلُ اللّٰهِ اس بات کی گواہی دینا کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے اور سیدنا محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔(۲) اِقَامُ الصَّلٰوةِ یعنی پابندی سے نماز پڑھنا۔(۳) اِیۡتَآءُ الزَّکَاةِ یعنی زکوٰۃ دینا۔(۴) صَوۡمُ رَمَضَانَ یعنی رمضان کے روزے رکھنا۔(۵) حَجُّ الۡبَيۡتِ مَنِ اسۡتَطَاعَ اِلَيۡهِ سَبِيۡلًا یعنی کعبہ شریف تک جانے کی قدرت رکھنے والوں کا حج کرنا۔(متفق علیہ) ارکان ایمان چھ ہیں: (۱) اللہ پر ایمان لانا (۲) اللہ کے فرشتوں پر ایمان لانا (۳) اس کی کتابوں پر ایمان لانا (۴) اس کے رسولوں پر ایمان لانا (۵) قیامت کے دن پر ایمان لانا (۶) تقدیر پر ایمان لانا یعنی یہ ماننا کہ بھلائی برائی اللہ کے حکم واجازت سے ہے۔ (مسلم)

کلمہ طیبہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ (متفق علیہ)

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، حضرت محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔

کلمہ شہادت

اَشۡهَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ وَاَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

کلمہ تمجید

سُبۡحَانَ اللّٰهِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكۡبَرُ وَلَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الۡعَلِيِّ الۡعَظِيۡمِ۔

اللہ پاک ہے اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ سب سے بڑا ہے، گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیک کام کرنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے، جو بہت بلند عظمت والا ہے۔

کلمہ توحید

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ لَهُ الۡمُلۡكُ وَلَهُ الۡحَمۡدُ يُحۡيِيۡ وَيُمِيۡتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوۡتُ بِيَدِهِ الۡخَيۡرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيۡءٍ قَدِيۡرٌ (ود، ابن ماجہ)

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے، وہ زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے، اس کے قبضۂ قدرت میں تمام بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

کلمہ ردِّ کفر

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَتَبَرَّأْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْمَعَاصِیْ كُلِّهَا وَاَسْلَمْتُ وَاٰمَنْتُ وَاَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

ترجمہ: اے اللہ بے شک میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں جان بوجھ کر تیرے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤں اور میں معافی چاہتا ہوں تجھ سے اس چیز کے بارے میں کہ میں نہیں جانتا۔ توبہ کی میں نے اس سے اور بیزار ہوا میں کفر سے شرک سے اور تمام گناہوں سے اور اسلام لایا میں اور ایمان لایا اور میں کہتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں

ایمانِ مجمل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَآئِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ وَاَرْكَانِهٖ۔

میں ایمان لایا اللہ پر جیسا وہ اپنے ناموں اور صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اسکے احکام قبول کئے۔

ایمانِ مفصل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ (متفق علیہ)

میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے تمام فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے تمام رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اس پر کہ اچھے اور برے کام کی تقدیر اللہ کی طرف سے ہے اور موت کے بعد اُٹھائے جانے پر۔

سید الاستغفار

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ (رواہ البخاری)

میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں جو میرا پروردگار ہے ہر گناہ سے جو میں نے جان بوجھ کر کیا یا بھول کر چھپ کر یا ظاہر ہو کر اور میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اس گناہ سے جسکو میں جانتا ہوں اور اس گناہ سے بھی جسکو میں نہیں جانتا [اے اللہ] بے شک تو غیبوں کا جاننے والا اور عیبوں کا چھپانے والا اور گناہوں کا بخشنے والا اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت نہیں مگر اللہ کی مدد سے جو بہت بلند و عظمت والا ہے

اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا

اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا مطلب اس بات کا اعتقاد ہے کہ وہ اکیلا ہے اس کی ذات وصفات اور افعال میں کوئی اس کا ہم سر نہیں اور نہ الوہیت میں (معبود ہونے میں) کوئی اس کا شریک ہے۔ فرشتوں پر ایمان لانے کا مطلب اس بات کا اعتقاد ہے کہ وہ معزز بندے ہیں، انھیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے جو حکم دیا اس کی نافرمانی نہیں کرتے جو حکم دیا جاتا ہے وہی کرتے ہیں اور اپنی خبروں میں سچے ہوتے ہیں۔ اور کتابوں پر ایمان لانے کا مطلب اس بات کا اعتقاد ہے کہ وہ کتابیں اللہ کا کلام ازلی ہیں جو اس کی ذات کے ساتھ قائم ہے، حروف اور آوازوں سے پاک

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

ہے۔ ان کے تمام مضامین حق ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں اپنے بعض رسولوں پر حادث الفاظ میں نازل فرمایا ہے۔ رسولوں پر ایمان لانے کا مطلب اس بات کا اعتقاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں (تبلیغِ احکام کے لیے) مخلوق کی طرف بھیجا، اور انھیں ہر برُائی اور ہر خامی سے پاک رکھا۔ اس لیے وہ نبوت سے پہلے اور بعد نبوت معصوم ہوتے ہیں۔ یوم آخر جو کہ موت سے لے کر روزِ قیامت واقع ہونے تک ہے پر ایمان لانے کا مطلب اس کے وجود کا اعتقاد ہے اور ان چیزوں کا اعتقاد جن پر وہ مشتمل ہے۔ یعنی دونوں فرشتوں (منکر نکیر) کا سوال کرنا قبر کی آسائش اور اس کا عذاب دوبارہ زندہ ہونا جزاء، حساب، میزان، پُل صراط، جنت اور دوزخ۔ اور تقدیر پر ایمان لانے کا مطلب اس بات کا اعتقاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ازل میں جو کچھ مقدر کر دیا ہے وہ ہو کر رہے گا، اور مقدر نہیں کیا اس کا ہونا محال ہے۔ اور اس بات کا اعتقاد کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی تخلیق سے پہلے ہی بھلائی اور برُائی مقدر فرمادی ہے (اس کی تقدیر میں بھلائی یا برُائی لکھ دی ہے)، اور اس بات کا اعتقاد کہ پوری کائنات اس کی تقدیر اور قضاء سے ہے۔

احکامِ شرعیہ کا بیان

وہ احکام ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے مقرر فرمائے اور وہ یہ ہیں: واجب، حرام، سُنّت، مکروہ، مُباح، باطل، اور صحیح۔ اور دین کے اُمور چار ہیں۔ (۱) سچا ارادہ یعنی نیت اور خلوص کے ساتھ عبادت کرنا (۲) صحیح عقیدہ یعنی یہ عقیدہ کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے، ہر کمال سے متصف ہے اور ہر خامی سے پاک ہے (۳) وعدہ کو پورا کرنا یعنی تمام فرائض کو وقت (مقررہ) کے اندر ادا کرنا (۴) اور حدّ سے بچنا یعنی اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے دور رہنا۔

طہارت کا بیان

حَدَث (بے وُضو یا بے غسل ہونے کی حالت) کا ختم کرنا اور نجاست کو دور کرنا صرف خالص پانی سے درست ہے اور خالص پانی وہ ہے جو خود پاک ہو، دوسرے کو پاک کرنے والا ہو، ناپاک نہ ہو، استعمال شدہ نہ ہو اور زیادہ مقدار میں اس کے اندر کوئی ایسی چیز نہ ملی ہو جس سے پانی بے نیاز رہتا ہے اور نجس (ناپاک) پانی وہ ہے جس میں کوئی ایسی نجاست گر گئی ہو جو نا قابلِ معافی ہو اور پانی متغیر ہو جائے، اگر پانی دو قلہ کی مقدار ہو یا اس سے زیادہ اور اگر پانی دو قلہ سے کم ہو تو نجاست کے گرنے سے ناپاک ہو جائے گا اگرچہ اس کی طبیعت نہ بدلی ہو۔ اور استعمال شدہ پانی وہ ہے جس سے وُضو یا غسل کیا گیا ہو یا کوئی نجاست دور کی گئی ہو اور وہ پانی تھوڑا ہو، اور کسی پاک چیز کے مل جانے سے زیادہ حد بدل جانے والی وہ چیز ہے جس پر پانی کا نام بولا جا سکے اور اس کا ایک نیا نام پڑ جائے جیسے شوربہ۔

قضائے حاجت کا بیان

جیسے پیشاب یا پاخانہ کی ضرورت ہو اس کے لیے مُستحب یہ ہے کہ چپل پہن لے، سر ڈھانپ لے، اور پانی یا پتھر کا انتظام کر لے، پھر بایاں پاؤں اندر رکھتے ہوئے یہ دُعا پڑھے: بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ (اللہ کے نام سے، اے اللہ! میں خبیث مَردوں اور خبیث عورتوں سے تیری پناہ لیتا ہوں) اور باہر نکلتے وقت پہلے داہنا پاؤں آگے بڑھائے اور یہ دُعا پڑھے: غُفْرَانَكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ (پروردگار! میں تجھ سے بخشش کا طلب گار ہوں، تمام تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے تکلیف وہ چیز مجھ سے دور کی اور مجھے

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

عافیت وسلامتی بخشی۔) اور یہ بھی مُستحب ہے کہ قبلہ کی طرف منہ نہ کرے (اگرچہ جائز ہے)۔ اور اگر میدانی علاقہ میں ہو تو قبلہ کی طرف منہ کرنا حرام ہے۔ اور بغیر ضرورت بات نہ کرے۔ نہ تو یکبارگی اپنے سَتر سے کپڑا ہٹادے بلکہ تھوڑا تھوڑا اٹھائے یہاں تک کہ زمین سے قریب ہوجائے، نہ آسمان کی طرف دیکھے نہ شرم گاہ کی طرف، نہ اس کی طرف جو خارج ہو، نہ کھلواڑ کرے۔ اور یہ بھی مُستحب ہے کہ کھڑے ہونے سے پہلے اپنا کپڑا لٹکالے۔

اِستنجاء کا بیان

ہر تَر نجاست سے استنجاء (پاکی حاصل کرنا) واجب ہے۔ نجاست خواہ آگے کے مقام سے نکلے یا پیچھے کے مقام سے، پانی یا پتھر کے ذریعہ یا ایسی چیز کے ذریعہ جو ٹھوس ہو، پاک ہو، نجاست کو دور کرنے والی ہو اور قابلِ عزت نہ ہو۔ اور افضل یہ ہے کہ پتھروں سے استنجاء کرے پھر اس کے بعد پانی استعمال کرے۔ اور اگر پانی یا پتھر میں سے کسی ایک کا استعمال کرے تو پانی زیادہ بہتر ہے۔

غسل کا بیان

چھ چیزوں سے غسل واجب ہوجاتا ہے: (۱) آدمی کا اپنی سپاری یا کٹے ہوئے میں سے سپاری کی مقدار بھر عورت کی شرم گاہ میں داخل کردینا۔ (۲) بدخوابی وغیرہ کے ذریعے منی کا نکلنا (۳) حیض (۴) نفاس (۵) ولادت (۶) موت

غسل میں دو چیزیں فرض ہیں: اوّل نیّت کرنا، دوّم پورے بدن پر پانی بہانا۔

غسل میں کئی سنتیں ہیں، ان میں چند یہ ہیں: (۱) غسل سے پہلے پورا وضو کرنا (۲) جسم

کے داہنے جانب سے شروع کرنا (۳) بدن کو مَلنا (۴) تین بار پانی بہانا (۵) قبلہ کی طرف منہ کرنا، اور غسل کرتے وقت پانی استعمال کرنے میں فضول خرچی کرنا مکروہ ہے۔

غسل مسنون کا بیان

نمازِ جمعہ، عیدَین (عید الفطر اور عید الاضحیٰ)، نمازِ کسوف (سورج گہن کی نماز)، نمازِ خسوف (چاند گہن کی نماز)، نمازِ استسقاء (وہ نماز جس میں بارش کے لیے دُعا مانگی جاتی ہے)، اور احرام باندھنے کے لیے غسل کرنا سنّت ہے۔ مکہ معظمہ ومدینہ منورّہ کی حاضری کے لیے، وقوفِ عرفہ کے لیے اور طواف کے لیے بھی غسل کرنا سنّت ہے۔ اور کافر جب اسلام قبول کرے تو اس کے لیے اور مُردہ کو نہلانے والے کے لیے غسل کرنا سنّت ہے۔ یوں ہی حجامت وغیرہ بنوانے کے بعد اور جنون سے شفایابی کے بعد بھی غسل کرنا سنّت ہے۔

محدث کے لیے حرام چیزوں کا بیان

جو شخص بے وضو ہو اس کے لیے نماز پڑھنا، طواف کرنا، قرآن میں سے کچھ بھی چھونا اور اٹھانا حرام ہے۔ اور مسجد میں ٹھہرنے اور قصداً تلاوتِ قرآن کرنے کی حرمت اس شخص کے لیے اور سخت ہوجاتی ہے جو بے غسل ہو۔ اور حیض ونفاس والی عورت کے لیے روزہ رکھنا سخت حرام ہے۔ اور مسجد سے ہوکر گزرنا بھی، جبکہ اس کی آلودگی کا اندیشہ ہو۔ اور ناپاکی کی حالت میں ناف اور گھٹنے کے درمیانی حصے سے لطف اندوز ہونا بھی سخت حرام ہے۔

حیض کا بیان

تندرستی کی حالت میں بغیر کسی سبب کے عورت کے آگے کے مقام سے جو خون

نکلتا ہے اُسے حیض کہتے ہیں۔حیض آنے کی کم سے کم عمر تقریباً نو سال ہے۔کم سے کم مدّت ایک دِن اور ایک رات ہے، اور زیادہ سے زیادہ پندرہ دِن اور راتیں ہیں۔ عام طور پر چھ یا سات دِن اور راتیں ہیں۔خون اگر سب سے مختصر مدّت سے کم آئے یا اکثر مدّت سے بڑھ جائے تو وہ بیماری کا خون ہے۔اور دو حیض کے درمیان پاکی کی کم سے کم مدّت پندرہ دِن ہیں اور اکثر مدّت کی کوئی حد نہیں۔

نفاس کا بیان

وہ خون جو بچہ کی پیدائش کے بعد عورت کے آگے کے مقام سے آئے اسے نفاس کہتے ہیں۔نفاس کی سب سے کم مدّت ایک گھڑی ہے۔عام طور پر چالیس دِن اور زیادہ سے زیادہ ساٹھ دِن۔جو ساٹھ دِن سے بھی زیادہ آئے وہ بیماری کا خون ہے۔

نجاست اور اس کو دور کرنے کا بیان: تمام جانور پاک ہیں سوائے کُتا اور خنزیر کے اور اس جانور کے جو ان دونوں کے مِلاپ سے پیدا ہوا ہو یا ان دونوں میں سے کسی ایک کے۔اور تمام مُردار ناپاک ہیں سوائے آدمی، مچھلی اور ٹڈّی کے۔(کہ یہ تین مُردار پاک ہیں)، اور سبیلین سے (آگے یا پیچھے کے مقام سے) جو کچھ نکلے ناپاک ہے سوائے منی، ہوا اور اس کنکری کے جو پیشاب سے نہ بنی ہو۔(اگر یہ یقین ہو کہ وہ پیشاب سے بنی ہے تو ناپاک ہے)۔

نجاست کی تین قسمیں ہیں: (۱) مغلظہ (۲) مخفّفہ (۳) متوسطہ۔

کتا، خنزیر اور کتے اور خنزیر کے ملاپ سے پیدا ہونے والے جانور کو نجاست مغلظہ کہتے ہیں ان کی نجاستوں سے آلودہ ہونے والی چیز کو سات بار دھونے سے ہی طہارت حاصل ہوتی ہے سات مرتبہ میں ایک بار پاک مٹی ملائے ہوئے پانی کا استعمال ضروری

ہے۔اور مٹی ملائے ہوئے پانی کو سب سے پہلے استعمال کرنا بہتر ہے۔نجاست کے رنگ بو اور مزہ دور ہونے تک عدد کا شمار نہیں کیا جائے گا اگرچہ اس کو کئی مرتبہ دھویا جائے لہٰذا جس مرتبہ دھونے پر نجاست کا اثر زائل ہو جائے اسے پہلی مرتبہ شمار کیا جائے گا۔ مثال کے طور پر کتے کا پاخانہ کپڑے میں لگ جائے اور اس کو سات مرتبہ دھویا پھر بھی پاخانے کے اوصاف زائل نہ ہوئے ہوں تو مذکورہ سات مرتبہ دھونے کا کوئی اعتبار نہیں۔ ہاں اگر آٹھویں مرتبہ دھوتے وقت نجاست کے اوصاف زائل ہو جائیں تو آٹھویں مرتبہ کو پہلی مرتبہ شمار کیا جائے گا اور اس کے بعد اور چھ مرتبہ دھونا واجب ہوگا۔

ٹھہرے ہوئے کثیر پانی میں متنجس چیز کو چھ مرتبہ ہلانا کافی ہوگا یعنی سات مرتبہ ہلانے کی ضرورت نہیں اس لیے کہ ڈبانے سے ایک مرتبہ کا دھونا حاصل ہو جاتا ہے۔ اور بہتے ہوئے پانی میں متنجس چیز پر سات بہاؤ کا گزرنا کافی ہے۔مٹی والی زمین کو پاک کرنے کے لیے پانی میں مٹی ملانے کی ضرورت نہیں۔

جو چیز نجاست مخففہ سے نجس ہو یعنی اس شیر خوار بچہ کے پیشاب سے ناپاک ہو جس کی عمر دو سال سے کم ہو اور دودھ کے سوا کوئی غذا نہ کھاتا ہو۔اس پر پانی چھڑکنے سے وہ چیز پاک ہو جاتی جب کہ پانی پیشاب کی جگہ کو گھیر لے۔مغلظہ اور مخففہ کے علاوہ بقیہ تمام نجاستیں متوسطہ ہیں۔

اگر متوسطہ نجاست سے کوئی چیز ناپاک ہو اور وہ متوسّطہ نجاست حکمی ہو یعنی اس کے ذائقہ، رنگ یا بو کو حواس سے محسوس نہ کیا جاتا ہو تو اس پر ایک دفعہ پانی بہا دینا کافی ہے جیسے کہ خشک پیشاب جس میں کسی صفت کا ادراک نہیں ہوتا۔

اور اگر کوئی چیز نجاستِ متوسطہ سے ناپاک ہو اور متوسطہ نجاست عینی ہو اور اس کے

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

رنگ، بو یا مزے کو محسوس کیا جاتا ہو تو عین نجاست اور اس کی صفات کو زائل کرنے سے ہی وہ چیز پاک ہوگی۔ اگر ازالہ نجاست صابون جیسی چیزوں پر موقوف ہو تو اس کا استعمال واجب ہے۔ رنگ یا بو کا باقی رہ جانے میں کوئی مضائقہ نہیں جب کہ اس کو دور کرنا مشکل ہو۔ اگر دونوں ایک ساتھ باقی رہے یا صرف مزہ باقی رہا تو وہ پاک نہیں ہوگا۔

وُضو کا بیان

وُضو کے لیے کچھ شرطیں ہیں۔ متعدد فرائض، کچھ سنّتیں اور کچھ مکروہات و نواقض ہیں۔ وُضو کی شرطیں دس ہیں: (۱) مسلمان ہونا (۲) باتمیز ہونا (۳) حیض (وہ خون جو عورت کو آگے کے مقام سے ماہواری آتا ہے) اور نفاس (وہ خون جو بچے کی پیدائش کے بعد آتا ہے) سے پاک ہونا (۴) ایسی چیز نہ ہونا جو جلد تک پانی پہونچنے میں رکاوٹ بنے (۵) اعضاءِ وُضو پر کسی ایسی چیز کا نہ ہونا جو پانی کو بدل دے مثلاً زعفران وغیرہ (۶) وُضو کی فرضیت کا علم ہونا (۷) وُضو کے فرائض میں سے کسی فرض کے سنّت ہونے کا اعتقاد نہ رکھنا (۸) نماز کا وقت ہونا (۹) دائم الحدث کا پے درپے وُضو کرنا (دائم الحدث وہ شخص ہے جس پر ہمیشہ حدث طاری رہتا ہے اس طور پر کہ مثلاً پیشاب کے قطرے آتے رہتے ہوں) (۱۰) پاک پانی کا ہونا۔

فرائضِ وُضو چھ ہیں: (۱) نیّت کرنا، چہرہ دھوتے وقت اس کے پہلے جز کے ساتھ نیّت کا متصل ہونا ضروری ہے، نیّت کا محل دِل ہے اور نیّت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے دِل میں کہے نَوَیْتُ رَفْعَ الْحَدَثِ (میں نے حدث ختم کرنے کی نیت کی) یا یہ کہے نَوَیْتُ فَرْضَ الْوُضُوْءِ (میں نے فرض وضو کی نیّت کی)۔ (۲) چہرے کا دھونا۔ (۳) دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا۔ (۴) سر کے کچھ حصے کا مسح کرنا۔ (۵) دونوں پیروں کو

ٹخنوں سمیت دھونا۔ (۶) ترتیب سے وُضو کرنا یعنی پہلے چہرہ دھوئے، پھر دونوں ہاتھ، پھر سَر کا مسح کرے، پھر دونوں پاؤں دھوئے۔ وُضو کی کئی سنّتیں ہیں۔

ان میں سے چند یہ ہیں: ۱) وُضو کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنا۔ (۲) مسواک کرنا (۳) وضو کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا (۴) دونوں ہتھیلیوں کو دھونا (۵) کلی کرنا (۶) ناک میں پانی ڈالنا (۷) پورے سر کا مسح کرنا (۸) کانوں کا مسح کرنا (۹) اعضاءِ وُضو کو ملنا (۱۰) گھنی داڑھی کا خلال کرنا (۱۱) داہنے ہاتھ سے شروع کرنا (۱۲) پے درپے وُضو کرنا۔

وُضو کے مکروہات: (یعنی جن چیزوں کا وُضو میں کرنا ناپسندیدہ ہے)

(۱) پانی استعمال کرنے میں فضول خرچی کرنا (۲) آنکھ کے اندرونی حصے کو دھونا (۳) بائیں کو داہنے سے پہلے دھونا (۴) تین بار سے زیادہ دھونا (۵) یا تین بار سے کم دھونا

نواقضِ وُضو چار ہیں۔ (یعنی جن چیزوں سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے)۔ پاخانہ یا پیشاب کے مقام سے منی کو چھوڑ کر ہوا یا کسی چیز کا نکلنا، نیند وغیرہ کے ذریعہ عقل کا زائل ہونا، لیکن جو شخص زمین پر بیٹھا بیٹھا سوئے اس کا وُضو نہیں ٹوٹتا، بغیر کسی حائل کے دو بڑے اجنبی مرد و عورت کی جلدوں کا مل جانا آدمی کی آگے کی شرم گاہ کو چھو لینا یا پچھلی شرم گاہ کے دائرے کو ہتھیلی کے اندرونی حصے سے یا انگلیوں کے اندرونی حصے سے چھو لینا۔

وضو کا طریقہ

وضو کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھے پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھیں پھر دل سے یوں نیت کرے کہ نَوَیْتُ سُنَنَ الْوُضُوْءِ یعنی سنن وضو کی ادائیگی کی نیت میں نے کی۔ پھر نیت کے

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

ساتھ دونوں ہاتھوں کو پہنچوں تک دھوئیں اس کے بعد مسواک کریں مسواک کرنے کے بعد تین مرتبہ کلی کریں اور ناک میں پانی چڑھائیں، کلی کرتے وقت غرغرہ کرے (روزہ دار کے لیے غرغرہ کرنا اور بعد زوال مسواک کرنا مکروہ ہے) اور ناک میں پانی چڑھاتے وقت مبالغہ کرے (روزہ دار مبالغہ نہ کرے)۔ اور دل میں وضو کی نیت کرے اور اسی وقت منہ سے بھی نَوَیْتُ فَرْضَ الْوُضُوْءِ کر تین بار تمام چہرہ دھوئے پھر تین بار دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت اس طرح دھوئے کہ پہلے دایاں پھر بایاں پھر نئے پانی سے سر کا تین مرتبہ مسح کرے پھر نئے پانی سے تین بار کان کا مسح کرے۔ آخر میں دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت تین تین بار اس طرح دھوئے کہ پہلے دایاں اور پھر بایاں۔ وضو میں ضرورت سے زیادہ پانی خرچ کرنا تین دفعہ سے کم یا زیادہ دھونا اور مسح کرنا مکروہ ہے۔ بے وضو کی نماز درست نہیں ہوتی۔ پاک پانی سے وضو کرنا اور وضو کے شروع میں بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھنا اور ہر ایک عضو کو دھوتے وقت کلمۂ شہادت کا پڑھتے رہنا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ کے ساتھ اور دعا بھی پڑھ سکتے ہیں۔ جن کا پڑھنا مستحب ہے۔ وہ مندرجہ ذیل ہے۔

مسواک کرتے وقت پڑھے: اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ بِهٖ أَسْنَانِيْ وَشُدَّ بِهٖ لِثَاتِيْ وَثَبِّتْ بِهٖ لِهَاتِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ يَا أَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ۔

تسمیہ کے بعد پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ الْمَاءَ طَهُوْرًا

کلی کرتے وقت پڑھے: اَللّٰهُمَّ أَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ اَللّٰهُمَّ اسْقِنِيْ مِنْ حَوْضِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأْسًا لَا أَظْمَأُ بَعْدَهٗ أَبَدًا۔

ناک میں پانی چڑھاتے وقت پڑھے:: اَللّٰهُمَّ أَرِحْنِيْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ

وضو کی نیت: چہرہ دھوتے وقت نیت کرنا واجب ہے۔ نیت دل کے پختہ ارادہ کا نام ہے۔ زبان سے نیت کے الفاظ کا تلفظ سنت ہے۔ نیت یوں کرے۔ میں نے وضو کے فرض کی ادائیگی کی نیت کی۔

چہرہ دھوتے وقت: اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِيْ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ

دایاں ہاتھ دھوتے وقت: اَللّٰهُمَّ أَعْطِنِيْ كِتَابِيْ بِيَمِيْنِيْ وَحَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَّسِيْرًا ○

بایاں ہاتھ دھوتے وقت: اَللّٰهُمَّ لَا تُعْطِنِيْ كِتَابِيْ بِشِمَالِيْ، وَلَا مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ

سر کا مسح کرتے وقت کہے: اَللّٰهُمَّ حَرِّمْ شَعْرِيْ وَبَشَرِيْ عَلَى النَّارِ وَأَظِلَّنِيْ تَحْتَ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّكَ

کان کا مسح کرتے وقت کہے: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ أَحْسَنَهٗ

پیر دھوتے وقت کہے: اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِيْ عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزِلُّ فِيْهِ الْأَقْدَامُ

وضو سے فارغ ہونے کے بعد قبلہ رخ ہو کر دونوں ہاتھوں اور آنکھوں کو آسمان کی طرف اٹھا کر تین مرتبہ یہ دعا پڑھے: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِیْنَ۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمْ۔

پھر دونوں ہاتھوں کو نیچے کرے اور آسمان کی طرف نظر اٹھائے ہوئے تین مرتبہ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر پڑھے اور اس کے بعد دو رکعت تحیۃ الوضو کی نماز پڑھے۔

تیمم کا بیان

تیمم کے لیے سبب، شرطیں، فرائض اور سنتیں ہیں، اور کچھ وہ اُمور جن سے تیمم باطل ہوجاتا ہے۔ تیمم کے اسباب تین ہیں۔ (ان میں سے کسی ایک کے پالیے جانے کی صورت میں تیمم جائز ہوجاتا ہے۔) (۱) پانی کی غیر موجودگی (۲) بیماری (جس میں پانی استعمال کرنے سے مرض بڑھنے یا جان جانے کا خطرہ ہو) (۳) باعزت جاندار کی پیاس بجھانے کے لیے پانی کی ضرورت یعنی پانی اتنا کم ہو کہ اس سے وضو کرے گا تو پیاس ستائے گی تو پانی پینے کے لیے روکے رہے اور نماز وغیرہ کے لیے تیمم کرے۔

تیمم کے دس شرائط ہیں: (۱) تیمم مٹی سے ہو (۲) مٹی پاک ہو (۳) استعمال کی ہوئی نہ ہو (۴) مٹی میں آٹا وغیرہ کچھ ملا نہ ہو (۵) تیمم کی نیت کرے (۶) چہرہ اور ہاتھوں کا دو ضربوں سے مسح کرے (۷) تیمم سے پہلے نجاست کو دور کرے (۸) قبلہ میں پوری کوشش کرے (یعنی نماز کے لیے تیمم کرے تو تیمم سے پہلے سمت قبلہ میں غور وفکر کرے، ورنہ تیمم صحیح نہ ہوگا) (۹) نماز کا وقت شروع ہونے کے بعد تیمم کرے (۱۰) ہر فریضہ کے لیے تیمم کرے۔

تیمم کے فرائض پانچ ہیں: (۱) مٹی نقل کرنا (یعنی جس عضو کا مسح کرے اس کی

طرف مٹی منتقل کرے) (۲) نماز وغیرہ کے مباح ہونے کی نیت کرنا اور مٹی نقل کرتے وقت نیّت کا موجود رہنا، اور کسی بھی عضو کا مسح کرنے تک نیّت کا برابر برقرار رہنا (۳) چہرہ کا مسح کرنا (۴) کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کا مسح کرنا (۵) چہرہ اور ہاتھ کے مسح میں ترتیب قائم رکھنا۔

تیمم کی سنتیں: (۱) شروع تیمم میں بسم اللہ پڑھنا (۲) داہنے سے شروع کرنا (۳) گرد ہلکی لگانا۔ جن چیزوں سے تیمم باطل ہوجاتا ہے وہ تین ہیں۔ (۱) وہ تمام چیزیں جو وضو کو باطل کردیتی ہیں (ان سے تیمم باطل ہوجاتا ہے۔) (۲) مرتد ہوجانا (۳) اور عذر کا ختم ہوجانا۔

اذان اور اقامت

پنجگانہ ہر فرض نماز کے لیے اذان اور اقامت کہنا مردوں کو سنت مؤکدہ ہے خواہ نماز ادا ہو یا قضا اور اکیلا پڑھتا ہو یا جماعت سے لیکن جماعت سے نماز پڑھتے وقت ایک شخص کا اذان اور تکبیر کہنا کافی ہے اور عورتیں نماز کے لیے اذان نہ کہیں مگر اقامت کہنا ان کیلئے بھی سنت ہے۔

(۱) اذان کے لیے نماز کا وقت ہونا شرط ہے۔ اذان واقامت سے پہلے درود شریف پڑھنا سنت ہے اور اذان یہ ہے۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ۔ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ۔ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

صبح کی اذان میں حی علی الفلاح کے بعد اَلصَّلٰوةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ دو مرتبہ

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

کہے۔ اور بصورت تیز ہوا اور آندھی وتاریک شب وگرجنے کے وقت عشاء کی اذان میں حی علی الفلاح کے بعد اَلَا صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ دومرتبہ کہے۔ یعنی اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھو۔ اذان واقامت سننے والوں کو سنت ہے کہ موذن جیسا کہے ویسا ہی کہے لیکن حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اور اَلَا صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔ اور اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ کہے۔ جب موذن اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے تو انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھنا مستحب ہے اس وقت حَبِيْبِيْ وَسَيِّدِيْ وَقُرَّةُ عَيْنِيْ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے۔

جب اذان ختم ہو تو یہ دعا پڑھو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الْعَالِيَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِيْ صَغِيْرًا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ مغرب کی اذان کی دعا کے بعد یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ هٰذَا اِقْبَالُ لَيْلِكَ وَاِدْبَارُ نَهَارِكَ وَاَصْوَاتُ دُعَائِكَ اِغْفِرْلِيْ۔ صبح کی اذان کی دعا کے بعد یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ هٰذَا اِقْبَالُ نَهَارِكَ وَاِدْبَارُ لَيْلِكَ وَاَصْوَاتُ دُعَائِكَ اِغْفِرْلِيْ۔

اقامت کے الفاظ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ۔ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ۔ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ اقامت میں

قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ کے جواب میں یہ کہو۔ اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا وَاجْعَلْنِيْ مِنْ صَالِحِيْ اَهْلِهَا سوائے پانچ فرض کے دیگر نمازیں جو جماعت سے پڑھی جاتی ہیں۔ مثلاً عیدین اور وتر، تراویح، جنازہ وغیرہ اس کے لیے صرف اَلصَّلٰوةُ الْجَامِعَةُ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ کہنا سنت ہے۔

نماز کا بیان

نماز اِسلام کے پانچ ارکان میں دوسرا رکن ہے اور یہ بدنی عبادتوں میں افضل ترین عبادت ہے۔ نماز معراج کا تحفہ ہے۔ سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا: نماز میں میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے،۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ پانچوں نمازوں کی مثال میٹھے پانی کی نہر جیسی ہے جو کسی کے دروازے پر ہو اور وہ اس میں پانچ بار نہائے یہ پانچ بار نہانا اس پر کچھ میل کچیل چھوڑے گا؟ صحابہ نے عرض کی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پانچوں نمازیں گناہوں کو ایسے ہی دور کرتی ہیں۔ جیسے پانی میل کچیل کو دور کرتا ہے۔۔ (بخاری شریف)

نبی اکرم ﷺ سے پوچھا کونسا عمل اللہ تعالی کو بہت پسند ہے، آپ نے فرمایا نماز کو اپنے وقت پر پڑھنا، میں نے پوچھا پھر کونسا فرمایا پھر ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنا، میں نے پوچھا پھر کونسا عمل فرمایا پھر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا حضور ﷺ نے یہ باتیں بیان کیں۔ (بخاری شریف) حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ تعالی عنہ کا قول ہے کہ اگر مجھے جنت اور دو رکعت نماز میں سے کسی ایک کو پسند کرنے کا اختیار دیا جائے تو میں جنت پر دو رکعت کو ترجیح دونگا کیونکہ دو رکعتوں میں رضائے الٰہی ہے اور جنت میں میری رضا۔ حضرت امامہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ بندہ جب نماز کیلئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے لئے جنت کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اس کے اور اللہ کے درمیان جو پردہ ہے اسے اٹھا دیا جاتا ہے حوریں اسکا استقبال کرتی ہیں جب تک نمازی نماز سے باہر نہ ہو۔ نماز کبھی نہ چھوڑو۔ اگر کھڑے رہنے کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھو۔ بیٹھنے کی طاقت نہ ہو تو لیٹ کر پڑھو۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو اشاروں ہی سے نماز ادا کرو۔ نماز کے لیے بدن کپڑا جگہ پاک ہونا چاہئے۔ بدن ڈھا کیں اگر مرد کا ناف سے گھٹنوں تک اور عورت کا چہرہ اور پنجوں کے سوا بدن کا کوئی حصہ کھلا رہے تو نماز نہیں ہوتی۔ اگر ہوا سے کپڑا ہٹ جائے اور اسی وقت برابر کرلیا جائے تو مضائقہ نہیں۔

نماز کے لیے چند شرائط و فرائض اور چند سُنن و مکروہات ہیں اور کچھ چیزیں ایسی ہیں جن سے نماز باطل ہوجاتی ہے۔ شرائطِ نماز پندرہ ہیں: ✪ مسلمان ہونا ✪ باتمیز ہونا ✪ وقت کا شروع ہوجانا ✪ نماز کی فرضیت کا علم ہونا ✪ کسی فرض کے سنّت ہونے کا اعتقاد نہ رکھنا ✪ حدثِ اکبر اور حدثِ اصغر (غسل اور بے وضو ہونے سے) سے پاک ہونا ✪ کپڑے، بدن اور جائے نماز کا نجاست سے پاک ہونا ✪ سترِ عورت ✪ استقبالِ قبلہ (سمت کعبہ کی طرف رُخ کرنا) ✪ کوئی بات نہ کرنا ✪ فعلِ کثیر ترک کردینا (جس کام کے کرنے والے کو دور سے دیکھ کر اس کے نماز میں نہ ہونے کا گمان غالب ہو تو ایسا فعل کثیر ہے) ✪ کھانا پینا ترک کردینا ✪ کوئی رُکنِ قولی تکبیر تحریمہ اور نیت کے درمیان شک کے ساتھ نہ گزرے (اور اگر شک پیدا ہوجائے تو) شک کا زمانہ طویل نہ ہو (یعنی کسی ایک رُکن کی ادائیگی تک وہ شک باقی نہ رہے فوراً زائل ہوجائے) ✪ نماز توڑنے کا قصد نہ کرے ✪ اور نماز توڑنے کو کسی چیز پر معلق نہ کرے یا نماز توڑنے کے سلسلے میں متردد نہ ہو (شک میں نہ پڑے)۔

فرائضِ نماز

فرائضِ نماز سترہ ہیں۔ ✪ نیت کرنا، مطلق نفل میں صرف نماز کی نیت فرض ہے اور وقتی نماز (مثلاً ظہر، عصر وغیرہ) اور سببی نماز (مثلاً نمازِ کسوف، خسوف، استسقاء) میں تعیین کے ساتھ نیت ضروری ہے اور فرض نماز میں فرضیت کا اعتقاد بھی ✪ تکبیرِ تحریمہ اس حال میں کہ نیت کے ساتھ ملی ہو ✪ قیام اس شخص کے لیے جو قیام پر قادر ہو ✪ سورہ فاتحہ کا پڑھنا ✪ رُکوع ✪ رُکوع میں طمانیت (یعنی اتنا سکون و اطمینان کہ اعضاء میں ٹھہراؤ پیدا ہوجائے) ✪ اعتدال (یعنی رُکوع کے بعد اپنی اسی حالت پر واپس آجائے جس پر پہلے تھا) ✪ اعتدال میں طمانیت ✪ دوبار سجدہ کرنا ✪ سجدہ میں طمانیت ✪ دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا ✪ جلوس میں طمانیت ✪ تشہدِ اخیر ✪ تشہدِ اخیر میں بیٹھنا ✪ قُعُود میں (یعنی بیٹھ کر تشہد کے بعد) نبی اکرم ﷺ پر درود پڑھنا ✪ پہلا سلام ✪ ترتیب یعنی ہر رُکن کا اپنے اپنے مقام پر ہونا اور مذکورہ شرائط و ارکان میں سے کسی شرط یا رُکن کے ترک کردینے سے نماز باطل ہوجاتی ہے۔

نماز کی سنّتیں

نماز کی کئی سنّتیں ہیں۔ کچھ کا تعلق خارجِ صلوٰۃ (نماز سے یہاں مُراد فرض نماز ہے) سے ہے۔ وہ یہ ہیں: ۱۔ اذان ۲۔ اقامت ۳۔ رواتب (یعنی فرض نماز سے پہلے اور بعد کی سنّتیں، موکدات و غیرِ موکدات)، رواتب۔ یعنی فرض نماز کے علاوہ سنّتیں بائیس رکعت ہیں، ان میں سے دس رکعتیں موکّدہ ہیں وہ یہ ہیں:

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

نمازِ فجر سے پہلے دو رکعتیں ، نمازِ ظہر سے پہلے دو رکعتیں ، ظہر کے بعد دو رکعتیں، مغرب کے بعد دو رکعتیں، اور عشاء کے بعد دو رکعتیں اور بارہ رکعتیں غیر موکدہ ہیں وہ یہ ہیں نمازِ ظہر سے پہلے دو رکعتیں موکدہ کے علاوہ ، ظہر کے بعد دو رکعتیں موکدہ کے علاوہ، عصر سے پہلے چار رکعتیں، مغرب سے پہلے دو رکعتیں ، عشاء سے پہلے دو رکعتیں اور وِتر خود ایک مستقل سنّت ہے اس کا اقل (کم سے کم) ایک رکعت ہے، اکثر (زیادہ سے زیادہ) گیارہ رکعتیں اور ادنیٰ کمال (کم سے کم کمال) تین رکعتیں ہیں اور کچھ وہ ہیں جو نماز کے اندر ہیں ان کی دو قسمیں ہیں (۱) ابعاض (یعنی وہ سنّتیں جن کے چھوٹ جانے پر ان کی تلافی سجدۂ سہو کے ذریعہ کی جاتی ہے) (۲) ہیئات (وہ حالتیں جو سنّت ہیں اور ان کی تلافی سجدۂ سہو سے نہیں کی جاتی)۔ وہ سنّتیں جو نماز کی ''بعض'' ہیں وہ سات ہیں:

۱) تشہدِ اوّل ۲) تشہدِ اوّل کے لیے بیٹھنا ۳) تشہدِ اوّل میں (یعنی قعدۂ اولیٰ میں تشہد کے بعد) نبی اکرم ﷺ پر درود پڑھنا ۴) تشہدِ اخیر میں آلِ نبی ﷺ پر درود پڑھنا ۵) قنوت (فجر کی نماز میں) ۶) قنوت کے لیے قیام کرنا ۷) نبی اکرم ﷺ اور آپ کی آل پر قنوت میں درود پڑھنا، ان چیزوں میں سے اگر کچھ ترک کر دیا جائے تو سجدۂ سہو کے ذریعہ اس کی تلافی کی جائے گی۔

اور وہ حالات جن کو سنّت کہا گیا ہے وہ بھی کئی ہیں۔ ان میں سے چند یہ ہیں: ۱) چار جگہوں پر رفع یدین کرنا ۲) داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنا ۳) دُعاءِ افتتاح پڑھنا (تکبیر تحریمہ کے بعد سورۂ فاتحہ سے پہلے۔ دُعائے افتتاح یہ ہے:

وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۔ إِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ... لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

۴) سورہ فاتحہ سے پہلے تعوذ پڑھنا (دُعاءِ افتتاح کے بعد سورۂ فاتحہ) ۵) سورۂ فاتحہ کے بعد آمین کہنا اور آمین کے بعد سورت ملانا ۶) جہری نماز میں جہر کے ساتھ اور سرّی نماز میں آہستہ قرأت کرنا ۷) تکبیراتِ انتقالات کہنا ۸) رکوع اور سجدوں میں تسبیح پڑھنا (رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى وَبِحَمْدِهٖ ۹) رکوع سے اُٹھتے ہوئے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہنا (پھر رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْأَ الْأَرْضِ وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَهٗ پڑھے ۱۰) جلوس (دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا) میں دونوں ہاتھوں کو رانوں پر رکھنا، بائیں ہاتھ کو کشادہ رکھے اور داہنے کو سمیٹے، سوائے انگشتِ شہادت کے اور جلوس میں یہ دُعا پڑھنا ''رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَارْفَعْنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ ۱۱) تمام جلسوں (بیٹھکوں) میں افتراش (بائیں قدم کو بچھا کر اس پر بیٹھنا اور داہنے پیر کو کھڑا کر کے انگلیوں کا پیٹ زمین سے لگا دینا) ۱۲) جلسۂ اخیر میں تورّک (یعنی اپنے پیر کو داہنی طرف نکال دے اور اپنی سرین زمین سے ملا دے) ۱۳) اور دوسرا اسلام، ان سنّتوں میں سے اگر کسی کو چھوڑ دیا جائے تو اس کی تلافی کے لیے سجدۂ سہو نہیں کیا جائے گا۔

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

تشہد

اَلتَّحِیَّاتُ الْمُبَارَکَاتُ الصَّلَوٰتُ الطَّیِّبَاتُ لِلّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

درود: اس درود کو درود ابراہیمی کہتے ہیں اس کا پڑھنا افضل ہے۔ اگر اس سے چھوٹا درود مثلاً: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ پڑھا جائے تو بھی کافی ہے۔

دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا کَبِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔

اور اگر تین یا چار رکعتوں والی نماز ہو تو دو رکعت کے بعد تشہد پورا پڑھ کر درود صرف اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ تک پڑھے اس کو تشہد اول کہتے ہیں اس میں بایاں پاؤں بچھا کر اس

پر بیٹھیں اور دایاں پاؤں کا پنجہ کھڑا رکھیں اس طرح کہ اس کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف رہے۔ اس بیٹھک کو افتراش کہتے ہیں۔ تشہد کے وقت دونوں ہاتھ رانوں پر اس طرح رکھے کہ انگلیوں کے سر گھٹنوں تک پہنچیں۔ مگر دائیں مٹھی بند کر کے صرف کلمہ کی انگلی اس طرح دراز رکھی جائے کہ انگوٹھا اس کی جڑ یا بیچ کے پور سے متصل رہے۔ تشہد میں الا اللہ کہتے وقت کلمہ کی انگلی اٹھائے۔ سلام پھیرنے تک اسی پر نظر رکھے انگلی کو حرکت دینا مکروہ ہے۔ اس کے بعد تکبیر کہتے ہوئے اٹھیں اور رفع یدین کریں اور باقی رکعتیں بھی اسی طرح پڑھیں مگر ان میں فقط سورہ فاتحہ پڑھنا چاہئے۔ آخری رکعت میں تشہد پڑھنے کو تشہد آخر کہتے ہیں اس میں دائیں پاؤں کے پنجہ کو کھڑا رکھیں۔ اس طرح کہ اس کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف رہے اور بائیں پاؤں کو دائیں کی پنڈلی کے نیچے سے نکال کر زمین پر ٹک کر بیٹھیں اس بیٹھک کو تورّک کہتے ہیں۔ تشہد اور پورا درود اور دعا پڑھیں جو اوپر گزر چکا ہے۔ اس کے بعد امام آواز سے اور مقتدی آہستگی سے پہلے دائیں پھر بائیں منہ کر کے سلام پھیریں یعنی السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہیں۔

پنجگانہ نماز کے اوقات

ظہر کا وقت سورج ڈھلنے کے بعد شروع ہوتا ہے۔ اور ہر شئے کا سایہ سایۂ اصلی کو چھوڑ کر ایک مثل ہونے تک باقی رہتا ہے۔ عصر کا وقت ظہر کا وقت ختم ہونے کے بعد شروع ہو کر سورج ڈوبنے تک رہتا ہے، مغرب کا وقت سورج ڈوبنے سے لے کر شفقِ احمر (وہ سُرخی جو سورج غروب ہونے کے بعد افقِ مغرب پر نمودار ہوتی ہے) کے غائب ہونے تک رہتا ہے۔ عشاء کا وقت سُرخی غائب ہونے سے لے کر صبح صادق کے نمودار ہونے تک رہتا ہے اور فجر کا وقت صبحِ صادق (صبح کے وقت کی وہ سفیدی جو

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

تاریکی کے بعد افقِ مشرق سے نمودار ہوتی ہے اور شمالاً جنوباً، چوڑائی میں پھیلتی ہے) سے آفتاب طلوع ہونے تک رہتا ہے۔ ہر ایک نماز کا اوّل وقت میں پڑھنا افضل ہے۔ (اور) پانی یا ستر یا جماعت کے انتظار میں تاخیر مسنون ہے ورنہ تقدیم افضل ہے۔

وقت نماز	سنتِ مؤکدہ قبلیہ	سنت غیر مؤکدہ قبلیہ	فرض	سنتِ مؤکدہ بعدیہ	سنت غیر مؤکدہ بعدیہ
صبح	۲	–	۲		
ظہر	۲	۲	۴	۲	۲
عصر	–	۴	۴	–	–
مغرب	–	۲	۳	۲	–
عشاء	–	۲	۴	۲	–
جمعہ	۲	۲	۲	۲	۲

نوٹ: جمعہ اور ظہر دونوں پڑھنے کی صورت میں پہلے چار رکعت سنت جمعہ کی نیت سے پھر فرض جمعہ پھر چار رکعت قبلیہ ظہر پھر چار رکعت فرض ظہر اور اس کے بعد چار رکعت سنت بعدیہ ظہر پڑھیں اس کا نتیجہ یہ ہے کہ جمعہ کے بعد سنت بعدیہ جمعہ نہ ہوگی (المبسوط۔ص ۱۱۹)

فجر کی نیت: اُصَلِّیْ فَرْضَ الصُّبْحِ رَکْعَتَیْنِ مُتَوَجِّھاً اِلَی الْقِبْلَۃِ الْکَعْبَۃِ اَدَاءً لِلّٰہِ تَعَالٰی نیت کی میں نے فرض نماز فجر کی دو رکعت منہ میرا کعبہ شریف کی طرف واسطے اللہ تعالیٰ کے)۔

ظہر سے پہلے کی سنت نماز کی نیت: اُصَلِّیْ سُنَّۃَ الظُّھْرِ الْقَبْلِیَّۃِ رَکْعَتَیْنِ مُتَوَجِّھاً اِلَی الْقِبْلَۃِ الْکَعْبَۃِ اَدَاءً لِلّٰہِ تَعَالٰی (نیت کی میں نے سنت نماز دو رکعت ظہر سے پہلے کی منہ میرا کعبہ شریف کی طرف واسطے اللہ تعالیٰ کے)۔

ظہر کی نیت: اُصَلِّیْ فَرْضَ الظُّھْرِ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ مُتَوَجِّھاً اِلَی الْقِبْلَۃِ الْکَعْبَۃِ اَدَاءً لِلّٰہِ تَعَالٰی نیت کی میں نے سنت نماز چار رکعت ظہر کے بعد کی منہ میرا کعبہ شریف کی طرف واسطے اللہ تعالیٰ کے)۔

ظہر کے بعد کی سنت نماز کی نیت: اُصَلِّیْ سُنَّۃَ الظُّھْرِ الْبَعْدِیَّۃِ رَکْعَتَیْنِ مُتَوَجِّھاً اِلَی الْقِبْلَۃِ الْکَعْبَۃِ اَدَاءً لِلّٰہِ تَعَالٰی نیت کی میں نے سنت نماز دو رکعت ظہر سے بعد کی منہ میرا کعبہ شریف کی طرف واسطے اللہ تعالیٰ کے)۔

عصر کی نیت: اُصَلِّیْ فَرْضَ الْعَصْرِ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ مُتَوَجِّھاً اِلَی الْقِبْلَۃِ الْکَعْبَۃِ اَدَاءً لِلّٰہِ تَعَالٰی نیت کی میں نے فرض نماز عصر چار رکعت کی منہ میرا کعبہ شریف کی طرف واسطے اللہ تعالیٰ کے)۔

مغرب کی نیت: اُصَلِّیْ فَرْضَ الْمَغْرِبِ ثَلَاثَ رَکَعَاتٍ مُتَوَجِّھاً اِلَی الْقِبْلَۃِ الْکَعْبَۃِ اَدَاءً لِلّٰہِ تَعَالٰی (نیت کی میں نے فرض نماز تین رکعت مغرب کی منہ میرا کعبہ شریف کی طرف واسطے اللہ تعالیٰ کے)۔

عشا کی نیت: اُصَلِّیْ فَرْضَ الْعِشَاءِ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ مُتَوَجِّھاً اِلَی الْقِبْلَۃِ الْکَعْبَۃِ اَدَاءً لِلّٰہِ تَعَالٰی نیت کی میں نے فرض نماز چار رکعت عشاء کی منہ میرا کعبہ شریف کی طرف واسطے اللہ تعالیٰ کے)۔ اسی طرح تمام سنت نمازوں کی

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

نیت کی جاسکتی ہے۔

جمعہ کی نماز میں امام کی نیت: اُصَلِّیْ فَرْضَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ مُتَوَجِّهاً اِلَى الْقِبْلَةِ الْكَعْبَةِ اَدَاءً اِمَاماً لِلّٰهِ تَعَالٰى (نیت کی میں نے فرض نماز جمعہ کی دو رکعت امام بن کر منہ میرا کعبہ شریف کی طرف واسطے اللہ تعالیٰ کے)۔

جمعہ کی نماز میں مقتدی کی نیت: اُصَلِّیْ فَرْضَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ مُتَوَجِّهاً اِلَى الْقِبْلَةِ الْكَعْبَةِ مَعَ الْاِمَامِ اَدَاءً لِلّٰهِ تَعَالٰى (نیت کی میں نے فرض نماز جمعہ کی دو رکعت امام کی اقتداء میں منہ میرا کعبہ شریف کی طرف واسطے اللہ تعالیٰ کے)

ظہر، مغرب اور عشاء کی پہلی سنتوں میں ان کے آگے لفظ قَبْلِيَّة اور بعد کی سنتوں میں لفظ بَعْدِيَّةً زیادہ کرنا چاہئے اور صبح اور عصر کی سنتوں میں لفظ قَبْلِيَّةً کی ضرورت نہیں۔

صبح کے فرض کی دوسری رکعت کے اعتدال میں تحمید کے بعد دعائے قنوت پڑھو۔ دعائے قنوت یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَ بَارِكْ لِيْ فِيْمَآ اَعْطَيْتَ وَقِنِيْ شَرَّ مَاقَضَيْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِيْ وَلاَ يُقْضٰى عَلَيْكَ وَاِنَّهُ لاَ يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ وَلاَ يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَ تَعَالَيْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى مَاقَضَيْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ۔

امام اِهْدِنِيْ کے بجائے اِهْدِنَا، عَافِنِيْ کے بجائے عَافِنَا۔ تَوَلَّنِيْ کے بجائے تَوَلَّنَا۔ بَارِكْ لِيْ کے بجائے بَارِكْ لَنَا۔ وَقِنِيْ کے بجائے وَقِنَا پڑھے وَقِنَا شَرَّ مَا قَضَيْتَ تک قنوت کی دعا امام اونچی آواز سے پڑھے، مقتدی ہر وقفہ میں بلند آواز سے آمین کہتے رہیں

مکروہ وقتوں کا بیان

پانچ وقت ایسے ہیں جن میں نماز پڑھنا حرام ہے (یعنی مکروہِ تحریمی ہے) اور کوئی بھی ایسی نفل نماز ان وقتوں میں درست نہیں جن کا کوئی سبب متقدم یا مقارن نہ ہو البتہ حرمِ مکہ میں ان وقتوں میں بھی نفل نماز درست ہے۔ وہ اوقات یہ ہیں: ❶ نمازِ فجر کے بعد سورج طلوع ہونے تک ❷ نمازِ عصر کے بعد سورج پر زردی آنے تک □ طلوعِ آفتاب کے وقت سے سورج کے نیزہ برابر بلند ہونے تک ❹ سورج پر زردی آنے سے غروب ہونے تک اور ❺ جب سورج وسط آسمان میں ہو یہاں تک کہ ڈھل جائے لیکن جمعہ کے روز سورج وسط آسمان میں ہو تو اس وقت نماز پڑھنا درست ہے۔

مکروہاتِ نماز

(۱) تکبیرِ تحریمہ، رُکوع اور سجدہ کے وقت اپنے ہاتھوں کو آستین کے اندر کرلینا (۲) اپنے چہرے کو اِدھر اُدھر پھیرنا (۳) سِرّی نماز میں جہر سے اور جہری نماز میں آہستہ آواز سے قرأت کرنا (۴) نماز میں اختصار کرنا، یا جلدی کرنا یا آسمان کی طرف نگاہ اُٹھانا (۵) ضرر کا اندیشہ ہونے کے وقت آنکھ بند کرلینا (۶) سامنے اور داہنے

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

تھوکنا (۷) سر کا کھلا رکھنا (۸) پیشاب، پاخانہ یا ہوا کو روک کر نماز پڑھنا (۹) مقبرہ میں نماز پڑھنا، بہتر یہ ہے کہ نماز شروع کرنے سے پہلے تازہ دَم ہولے، اور فراغتِ قلبی اور خشوع کے ساتھ نماز میں داخل ہو دورانِ نماز قرأت میں غور وفکر کرتا رہے اور نظر سجدے کی جگہ پر جمائے رہے۔

نمازِ باجماعت کا بیان

بالغ، آزاد، مقیم، اور مستور (وہ شخص جو سترِ عورت بھر لباس پہنے ہوئے ہو) مَردوں پر فرض نمازوں کی جماعت اس طور پر کہ جماعت کا شعار (نشانی) اسلام سے ہونا ظاہر ہوتا ہو، فرضِ کفایہ ہے اگر یہ لوگ معذور نہ ہوں، لہٰذا اگر تمام لوگوں نے جماعت چھوڑ دی (ترک کردی) تو سب گناہ گار ہوئے اور ان سے قتال کیا جائے گا۔ امام کے سلام پھیرنے سے پہلے اگر تکبیرِ تحریمہ کہہ لے تو جماعت کی فضیلت حاصل ہو جائے گی۔ اور اقتداء صحیح ہونے کی گیارہ شرطیں ہیں: (۱) کھڑے ہونے کی صورت میں مقتدی کی ایڑی امام سے آگے نہ ہو اور بیٹھا ہو تو مقتدی کی سُرین امام سے آگے نہ ہو (۲) مُقتدی کو امام کے انتقالات کا علم ہو (۳) اقتداء یا جماعت کی نیت کرے، امام کے لیے جُمعہ، دوہرائی جانے والی نماز، بارش میں قائم کی جانے والی نماز اور باجماعت نذر کی نماز کے علاوہ میں امامت (امامت کی نیت مُراد ہے) مسنون ہے، اور جُمعہ میں نیتِ امامت واجب ہے۔ (۴) ظاہری افعال میں امام و مُقتدی کی نماز کا موافق ہونا، لہٰذا اگر امام فرض نماز مثلاً ظہر کی پڑھائے اور مقتدی کُسوف کی نماز پڑھے، یا یہ کہ امام نمازِ جنازہ پڑھائے اور مُقتدی فرض نماز پڑھے تو اقتدا صحیح نہ ہوگی۔ (۵) ان سنتوں کے کرنے یا نہ کرنے میں امام کی موافقت کرنا جن

کی مخالفت کرنے میں مخالفتِ فاحشہ لازم آئے لہٰذا اگر امام نے سجدۂ تلاوت ترک کردیا اور مُقتدی نے کرلیا یا امام نے تشہدِ اوّل ترک کردیا اور مُقتدی نے پڑھ لیا تو مخالفتِ فاحش ہونے کی وجہ سے نماز باطل ہوگئی اور اقتدا صحیح نہ ہوئی۔ لیکن جو مخالفت فاحش (حد سے بڑھی ہوئی) نہ ہو جیسے امام نے جلسۂ استراحت نہ کیا اور مُقتدی نے کرلیا تو ایسی مخالفت مُضر نہیں۔ (۶) امام اور مُقتدی کا ایک ہی مسجد میں جمع ہونا اگرچہ دونوں کا درمیانی فاصلہ زیادہ ہو اور اگر امام و مُقتدی دونوں کھلی جگہ میں ہوں تو شرط یہ ہے کہ ان کا درمیانی فاصلہ تین سو ہاتھ سے زیادہ نہ ہو۔ (۷) مُقتدی اپنے امام کے تابع ہو، اس طور پر کہ مُقتدی کی تحریمہ امام کی تحریمہ کے بعد ہو۔ اور مُقتدی دو فعلی رُکن کے ساتھ اپنے امام سے سابق نہ ہو۔ اور بغیر عذر کے دو فعلی رُکن سے امام سے پیچھے نہ ہو لیکن اگر کوئی عذر ہو مثلاً قرأت میں سست رفتاری اور قرأت میں امام کی تیزی کی وجہ سے امام سے پیچھے رہ گیا تو تین طویل ارکان تک اس کے لیے معافی ہے۔ (۸) حدث وغیرہ کی وجہ سے اپنے امام کی نماز کا بطلان نہ جانے (لہٰذا اگر امام کا محدث ہونا مُقتدی کو معلوم ہو تو اقتدا صحیح نہیں۔ اور اگر معلوم تھا لیکن بھول گیا اور بعد میں یاد آ گیا تو اعادہ کرے، اور اگر امام کا محدث ہونا معلوم نہ ہو اور بعد میں اس کا محدث ہونا ظاہر ہو تو اعادہ نہ کرے۔) (۹) امام پر اعادہ واجب ہونے کا اعتقاد نہ رکھے۔ (۱۰) امام (جسے مُقتدی نے امام سمجھا ہے) مُقتدی نہ ہو۔ (۱۱) امام سورہ فاتحہ نہ جاننے والا نہ ہو۔

نمازِ جُمعہ کا بیان

جب جمعہ کی شرطیں پائی جائیں تو جُمعہ فرضِ عین ہے۔ اور جُمعہ صحیح ہونے کی چھ شرطیں ہیں۔ (۱) جُمعہ آبادی کے اندر قائم ہو شہر میں خواہ دیہات میں۔ لہٰذا صحرا میں) جُمعہ قائم

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

نہیں ہوسکتا اگرچہ وہاں خیمے لگا دیے گئے ہوں (۲) چالیس عاقل وبالغ، آزاد، مسلمان، مرد ہوں جو اسی جگہ کے رہنے والے ہوں اور ضرورت کے علاوہ ٹھنڈک یا گرمی کسی موسم میں وہاں سے غائب نہ ہوتے ہوں۔ (۳) جُمعہ ظہر کے وقت میں قائم ہو۔ (۴) پہلی رکعت میں جُمعہ باجماعت ہو۔ (۵) اسی جگہ دوسرا کوئی جُمعہ تکبیر تحریمہ میں اس کے مقارن (ملا ہوا) یا اس سے سابق نہ ہو۔ ہاں! اگر ایک ہی جگہ میں لوگوں کے جمع ہونے میں دشواری ہو تو دوسرا جُمعہ ہوسکتا ہے۔ (۶) نمازِ جُمعہ سے پہلے دو خطبے ہوں۔

ارکانِ خُطبہ

خطبہ کے ارکان پانچ ہیں۔

(۱) دونوں خطبوں میں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی حمد کرنا۔ (۲) دونوں خطبوں میں نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا۔ (۳) دونوں خطبوں میں تقویٰ اور پرہیزگاری کی تاکید کرنا۔ (۴) کسی ایک خطبے میں سمجھانے والی (نصیحت آمیز) آیت پڑھنا بہتر ہے کہ پہلے خطبے میں پڑھے۔ (۵) اور تمام مومنین ومومنات کے لیے دوسرے خطبے میں دُعا کرنا۔

جُمعہ کے سلسلے میں لوگوں کی قسموں کا بیان

(۱) پہلی قسم وہ لوگ ہیں جن پر جُمعہ واجب ہے جن کی موجودگی میں (جُمعہ) منعقد ہوجائے گا اور ان کی جانب سے درست ہوگا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو عاقل، بالغ، آزاد اور مستوطن (وہ شخص جو ضرورت کے علاوہ وقتوں میں وہیں رہتا ہو) مرد ہوں۔

(۲) دوسری قسم وہ لوگ ہیں جن پر جُمعہ واجب ہے مگر ان کی موجودگی میں (جب کہ صرف وہی لوگ موجود ہوں دوسرے لوگ موجود نہ ہوں) منعقد نہ ہوگا۔ اور ان

کی جانب سے درست ہوگا یہ وہ شخص ہے جو مقیم ہو اور مستوطن نہ ہو۔ اور وہ شخص جس نے جُمعہ کی اذان سنی مگر وہ جُمعہ قائم ہونے کی جگہ نہ ہو۔ (۳) تیسری قسم وہ لوگ ہیں جن پر جُمعہ واجب ہے مگر نہ تو ان کی موجودگی سے منعقد ہوگا اور نہ ان کی جانب سے درست ہوگا ایسا شخص وہ ہے جو مُرتد ہو، کیوں کہ اس پر جُمعہ واجب ہے اس اعتبار سے کہ مسلمان اس سے کہیں کہ اسلام قبول کرکے جُمعہ کی نماز ادا کرو اور اگر ایسا نہ ہو (یعنی اس اعتبار کو نہ تسلیم کیا جائے کہ مسلمان اس سے کہیں) تو نہ ہی اس کی جانب سے درست ہوگا اور نہ ہی اپنے حال پر باقی رہتے ہوئے اس سے منعقد ہوگا۔ (۴) چوتھی قسم وہ لوگ ہیں جن پر جُمعہ واجب نہیں نہ ان سے منعقد ہوگا اور نہ ان کی جانب سے درست ہوگا ایسا شخص وہ ہے جو کافر اصلی ہو (کافر اصلی وہ ہے جو شروع سے کافر اور کلمۂ اسلام کا منکر ہو)، اور وہ بچہ جو سن تمیز کو نہ پہنچا ہو (سن تمیز عمر کا ساتواں سال ہے) اور مجنوں اور وہ شخص جس پر بے ہوشی طاری ہو اور نشے والا جب کہ نشہ حد سے نہ بڑھا ہو۔ (۵) پانچویں قسم وہ لوگ ہیں جن پر جُمعہ واجب نہیں اور ان سے منعقد نہیں ہوگا لیکن ان کی جانب سے درست ہوجائے گا اور اس قسم میں سمجھدار بچہ، غلام، عورتیں، زنخے (زنانہ ہجڑا) اور مسافر ہیں۔ (۶) چھٹی قسم وہ لوگ ہیں جن پر جُمعہ واجب نہیں ہے مگر اب سے منعقد ہوجائے گا، اور ان کی جانب سے درست بھی ہوگا یہ وہ لوگ ہیں جو مریض ہوں اور وہ تمام لوگ جن کے پاس کوئی عذر ہو۔

خطبہ کے بعد جمعہ کی فرض نماز دو رکعت جماعت سے ادا کریں۔ نیت نماز جمعہ اُصَلِّیْ فَرْضَ الْجُمُعَۃِ رَکْعَتَیْنِ اَدَآءً مُّقْتَدِیًا لِلّٰہِ تَعَالٰی کسی شخص کو جمعہ کی ایک رکعت

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

ملے تو دوسری رکعت جہر سے پڑھے اور اگر کوئی دوسری رکعت کے رکوع کے بعد شامل ہو تو امام کی موافقت کے لیے جمعہ کی نیت کرنا واجب ہے لیکن چار رکعت ظہر پڑھے اور سنتیں بھی ظہر کی پڑھے۔ اگر جمعہ فوت ہو تو بطور جمعہ قضا نہیں ہوگی نہ دوسری جمعہ کو بلکہ ظہر کی قضا پڑھی جائے گی۔ جب خطیب إِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ پڑھے تو حاضرین بلند آواز سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھیں۔

جمعہ کی ہدایت

سنو دل سے یا معشر المسلمین	کہ فرماتے ہیں سید المرسلین
کہ جب ہوئے افروز منبر خطیب	ملائک بھی رہتے ہیں اس دم شریک
کرو اس گھڑی تم نہ ہرگز کلام	سنو ہو کے خاموش خطبہ تمام
جو اس وقت پڑھتے ہیں سنت نماز	نہیں ہے انھیں کوئی شرعاً مجاز
غرض چپ رہو اور خطبہ سنو	نہ باتیں کرو اور نہ سنت پڑھو
الٰہی بحق نبی الکریم	ہدایت ہمیں کر رہِ مستقیم

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ قَدْ وَرَدَ فِي الْخَبَرِ عَنْ سَيِّدِ الْبَشَرِ وَشَفِيْعِ الْاُمَّةِ فِيْ يَوْمِ الْمَحْشَرِ ۔ سَيِّدِ الْاَشْرَافِ وَمُتَمِّمِ مَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ وَ الْاَوْصَافِ سَيِّدِ الْعَرَبِ وَ الْعَجَمِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ابْنِ هَاشِمِ ابْنِ عَبْدِ مَنَافٍ ۔ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا صَعِدَ الْخَطِيْبُ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ خَطَبَ فَلَا يَتَكَلَّمَنَّ اَحَدُكُمْ

وَمَنْ تَكَلَّمَ فَقَدْ لَغَىٰ وَمَنْ لَّغَىٰ فَلَا جُمُعَةَ لَهٗ ۔ اَنْصِتُوْا رَحِمَكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاسْتَمِعُوْا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَ لَكُمْ وَلِوَالِدِيْنَا وَلِوَالِدِيْكُمْ وَلِاُسْتَاذِنَا وَلِاُسْتَاذِكُمْ وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ فَاسْتَغْفِرُوْهُ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

موذن یہ دعا خطیب کے منبر پر جاتے وقت پڑھے

اَللّٰهُمَّ اَعِزِّ الْاِسْلَامَ وَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ اَذِلِّ الشِّرْكَ وَ الْمُشْرِكِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ

یہ دعا دو خطبوں کے درمیان پڑھی جائے۔

اَللّٰهُمَّ اخْتِمْ لَنَا بِالْخَيْرِ بِحُرْمَةِ الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَالنَّبِيِّ الْكَرِيْمِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ

نفل نماز کا بیان

نفل نمازیں کئی ہیں ان میں سے رواتب فرائض (فرض نماز سے پہلے اور بعد میں پڑھی جانے والی نمازیں) اور وتر ہیں۔ جن کا بیان اوپر گزر چکا۔ اور انہی میں سے نمازِ تراویح، نمازِ چاشت، تحیۃ المسجد، نمازِ عیدین، نمازِ استسقاء اور کسوفین (سورج گہن و چاند گہن) کی نماز ہے۔ نمازِ تراویح کا وقت عشاء کے بعد سے صبح صادق تک رہتا ہے۔ رمضان المبارک کی ہر رات میں دس سلاموں سے بیس رکعت پڑھی جاتی ہے اور اس کا با جماعت ہونا مسنون ہے۔ اسی کو نمازِ اشراق بھی کہا جاتا ہے۔ اس کا وقت سورج بلند ہونے سے سورج ڈھلنے تک ہے۔ کم از کم دو رکعت پڑھی جاتی ہے

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

اور افضل یہ ہے کہ آٹھ رکعت پڑھے۔

تحیۃ المسجد، مسجد میں داخل ہونے کے بعد بیٹھنے سے پہلے دو رکعت ہے۔ مسجد میں بار بار آنے جانے سے یہ نماز مکرر ہوتی ہے۔

عیدَین (عید الفطر و عید الاضحیٰ) کی نماز دو رکعت ہے۔ پہلی رکعت میں تعوذ (اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم) قرأت سے پہلے تکبیرِ تحریمہ کے علاوہ سات (زائد) تکبیریں کہے۔ اور دوسری رکعت میں پانچ (زائد) تکبیریں۔ اور مسنون ہے کہ یہ نماز باجماعت ہو۔ اور نماز کے بعد امام جُمعہ کی طرح دو خُطبے دے۔ پہلے خُطبے میں نَو بار تکبیر کہے اور دوسرے میں سات۔

عیدَین کی طرح نمازِ استسقاء بھی دو رکعت ہے۔ پہلی رکعت میں سات بار تکبیر کہے اور دوسری میں پانچ بار اور مسنون ہے کہ جماعت کے ساتھ ہو اور نماز کے بعد امام لوگوں کے سامنے عید کی طرح دو خطبے دے، لیکن ان خطبوں میں تکبیر کے بجائے استغفار کرے۔

نمازِ کسوفَین دوسری نمازوں کی طرح اس کی بھی کم سے کم تعداد دو رکعتیں ہیں۔ اور اس نماز میں کمال یہ ہے کہ ہر رکعت میں قیام و رکوع ایک سے زیادہ کرے۔ چاند گہن کی نماز میں بلند آواز سے قرأت کرنا مسنون ہے، اور سورج گہن کی نماز میں آہستہ قرأت کرنا مسنون ہے۔ اور مسنون ہے کہ نماز مسجد میں ہو اور امام لوگوں کے سامنے جُمعہ کے خطبوں کی طرح دو خطبے دے۔

جَبیرہ کا بیان

جبیرہ اس پلاسٹر کو کہتے ہیں جو کسی ٹوٹے ہوئے عضو یا کسی زخمی عضو پر باندھا جاتا ہے۔ اور اسے ساتر بھی کہا جاتا ہے۔ وضو یا غسل کرتے وقت جبیرہ کے کھولنے سے

ضرر کا خوف ہو تو نہ کھولیں اور آس پاس کی تندرست جگہ کو دھوئیں اور جبیرہ پر مسح کریں لیکن جبیرہ پر مسح کرنے سے بھی ضرر کا اندیشہ ہو تو اس پر بھی مسح نہ کریں اور تیمم کرے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ دوران وضو جب اس عضو پر پہنچیں جس پر جبیرہ باندھا ہوا اس وقت جبیرہ کے علاوہ عضو کا صحیح حصہ دھوئے اور پھر جبیرہ پر پانی سے مسح کریں پھر ایک تیمم کرلیں۔ ہاں اگر کسی زخم پر جبیرہ نہ ہو اور اس پر پانی کا استعمال کرنا ضرر ہو تو بھی زخمی حصہ کو دھونے کے بعد زخمی حصہ کے عوض تیمم کرے۔

پانی اور مٹی کو نہ پائے تو کیا کرے؟: اگر کوئی شخص بے وضو یا بے غسل ایسی جگہ میں پھنسے کہ وہاں پانی و مٹی نہ ملے مثلاً قیدی، پہاڑ پر پھنسے ہوئے ہیں تو اس کو فَاقِدُ الطَّهُورَيْنِ کہتے ہیں اس حالت میں وقت کی حرمت کے لیے بغیر وضو کے بغیر غسل و تیمم کے صرف فرض پڑھنا واجب ہے اور سنتیں اور نفل نمازیں پڑھنا حرام ہے لیکن پانی یا مٹی دستیاب ہونے پر وضو یا تیمم یا غسل کرے اور وضو و غسل و تیمم کے بغیر پڑھی ہوئی نماز کو دہرائے۔

سجدۂ سہو

(۱) اگر نماز میں سجدۂ سہو کا کوئی سبب ہو جائے تو سجدہ کرنا سنت ہے اگر نہ کرے تو نماز باطل نہیں ہوتی۔ لیکن اتنا ثواب کم ہو جاتا ہے۔ اور سہو کے سجدے دو ہیں جو التحیات پڑھنے کے بعد اور سلام پھیرنے سے پہلے کئے جاتے ہیں۔ سجود سہو میں یہ تسبیح پڑھے: سُبْحَانَ مَنْ لَّا يَسْهُوْ وَلَا يَنَامُ (۲) اگر کوئی شخص پہلی التحیات یا اس کے بعد درود نہ پڑھے تو سجدہ سہو کرنا چاہئے لیکن آخری التحیات اور اس کے بعد درود پڑھنا یہ دونوں فرض ہیں۔ اگر نہ پڑھے تو نماز نہیں ہوتی۔ پس سجدۂ سہو سے ان کا عوض نہیں ہو جاتا (۳) اگر کوئی شخص بھول سے پہلا قعدہ ترک کر کے کھڑا ہو جائے تو یا بھول سے

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

دعائے قنوت چھوڑ کر سجدہ کرے پھر یاد آجائے یا عمداً ایسا کرے تو التحیات پڑھنے کے لیے نہ بیٹھے اور دعائے قنوت کے واسطے کھڑا نہ ہوجائے بلکہ ویسی ہی نماز پڑھتا جائے اور آخر میں سجدۂ سہو کرکے سلام پھیرے اور اگر کھڑے ہوجانے کے بعد التحیات کے لیے بیٹھ جائے یا سجدہ میں سر رکھنے کے بعد قنوت کے لیے کھڑا ہوجائے تو نماز باطل ہوجاتی ہے (۴) اگر کوئی شخص پہلا قعدہ بھول کر اٹھنے لگے اور اب تک رکوع کی حد تک نہ اٹھا ہوا تنے میں یاد آجائے تو بیٹھ جائے اور التحیات پڑھ کر باقی نماز پوری کرے اور سجدۂ سہو نہ کرے اور اگر رکوع کی حد تک یا اس سے زیادہ اٹھنے کے بعد یاد آجائے تو بھی بیٹھ جائے اور آخر میں سجدۂ سہو کرے اور اسی طرح دعائے قنوت بھول جائے اور رکوع کی حد تک پہنچنے سے پہلے یاد آجائے تو کھڑے ہوکر قنوت پڑھے اور سجدہ سہو نہ کرے (۵) اگر امام پہلا قعدہ چھوڑ کر کھڑا ہوجائے تو مقتدی بھی امام کی متابعت سے کھڑے ہوجائیں۔ اور اگر کھڑے نہ ہوجائیں بلکہ التحیات کے لیے بیٹھ جائیں تو ان کی نماز باطل ہوجاتی ہے جب کہ امام سے جدا ہوجانے کی نیت دل میں نہ کریں تو اور اسی طرح اگر امام پہلے قعدے میں بیٹھے اور مقتدی بھولے سے کھڑے ہوجائیں تو بھی لازم ہے کہ امام کی متابعت کے لیے بیٹھ جائیں۔ اور پہلی صورت میں اگر امام سجدۂ سہو کرے تو مقتدی بھی سجدہ سہو کریں۔ اور اگر امام سجدہ نہ کرے تو اس کے سلام کے بعد مقتدی سجدہ سہو کریں۔ کیوں کہ امام کا سہو مقتدی پر آتا ہے اور دوسری صورت میں سجدہ نہ کریں (۶) اگر امام پہلا قعدہ چھوڑ کر کھڑا ہوجائے اور مقتدی بھی اس کی متابعت کے لیے کھڑے ہوجائیں پھر امام قعدے میں بیٹھ جائے تو مقتدی نہ بیٹھیں بلکہ امام سے جدا ہوجانے کی نیت دل میں کرکے نماز پوری پڑھ کے سجدۂ سہو کریں کیوں کہ امام کے بیٹھ جانے کے سبب سے اس کی نماز باطل ہوگئی مقتدی بیٹھ کر اپنی نماز باطل نہ کریں۔ اسی طرح اگر امام دعائے

قنوت چھوڑ کر سجدہ کرے اور مقتدی بھی اس کی پیروی سے سجدہ کریں پھر امام قنوت پڑھنے کے واسطے سجدے سے کھڑا ہوجائے تو مقتدی کھڑے نہ ہوجائیں بلکہ اپنی نماز پوری کرکے سجدۂ سہو کریں (۷) اگر شافعی شخص صبح کی نماز میں حنفی کی اقتداء کرے اور دعائے قنوت پڑھ کر پہلے سجدے میں امام کے ساتھ مل سکے تو قنوت پڑھنا اس کو سنت ہے اور اگر اس میں نہ مل سکے تو پڑھنا سنت نہیں۔ اور اگر پڑھے یا نہ پڑھے تو بھی دونوں صورتوں میں امام کے سلام کے بعد سجدۂ سہو کرے۔ اور اسی طرح اگر اس کے ساتھ ایک رکعت ملی ہو تو اپنی دوسری رکعت میں قنوت پڑھ کر بھی سجدہ کرے۔ (۸) اگر کوئی شخص رکوع یا سجدہ بھول سے زیادہ کرے یا دو سجدوں کے درمیان بھول سے دیر تک بیٹھے یا اعتدال میں سہو سے دیر تک کھڑا رہے یا سورہ فاتحہ پوری یا تھوڑی سی رکوع یا سجود یا قعدے میں پڑھے یا التحیات پوری یا تھوڑی سی رکوع یا سجود یا قیام میں پڑھے یا قنوت میں یا پہلے قعدے میں درود نہ پڑھے یا آخر کے قعدے میں آل پر درود نہ پڑھے یعنی وعلیٰ آلہٖ نہ کہے تو ان سب تیرہ صورتوں میں سجدۂ سہو کرے (۹) اگر کسی کو شک آئے کہ میں نے رکوع یا سجدہ زیادہ کیا ہے تو اس پر سجدہ سہو نہیں ہے (۱۰) اگر کوئی شخص ظہر یا عصر یا عشا میں پانچویں رکعت کے واسطے اور مغرب میں چوتھی رکعت کے واسطے اور صبح میں تیسری رکعت کے واسطے بھول سے کھڑا ہوجائے تو یاد آتے ہی بیٹھ جائے پھر اگر التحیات پہلے نہ پڑھی ہو تو اس کو پڑھ کر سجدۂ سہو کرے۔ اور اگر التحیات پڑھی ہو تو بیٹھ کر فقط سجدۂ سہو کرکے سلام پھیرے (۱۱) اگر کسی کو آخر کے قعدے میں شک آئے کہ نیت اور تکبیر تحریمہ کے سوا کوئی دوسرا فرض شاید مجھ سے چھوٹ گیا ہے تو لازم ہے کہ اسی وقت کھڑے ہوکر ایک رکعت پڑھے پھر التحیات پڑھ کر سجدۂ سہو کرے لیکن اگر نیت یا تکبیر تحریمہ میں شک آئے تو نماز باطل ہوجاتی ہے اور اگر سلام

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

پھیرنے کے بعد شک آئے کہ شاید نماز میں کوئی فرض ترک ہوگیا ہے تو اس شک سے نماز میں کچھ ضرر نہیں پہنچتا بلکہ وہ نماز درست ہوگئی (۱۲) اگر کوئی شخص پہلے قعدے کو آخر کا قعدہ سمجھ کر سلام پھیرے پھر یاد آجائے تو اگر عرف کی رو سے بہت دیر نہ ہوئی ہو تو جلدی سے کھڑا ہو کر باقی نماز پڑھے اور سجدۂ سہو کرے (۱۳) اگر اقتدا کی حالت میں مقتدی سے کچھ سہو ہوجائے تو اس پر سجدۂ سہو نہیں ہے کیونکہ امام اس کی بھول چوک کا بوجھ اٹھاتا ہے۔ اور اگر امام سے سہو ہوجائے تو سب مقتدیوں پر سجدہ آتا ہے، اگرچہ امام اپنے سہو ہوجانے کے بعد آخری قعدے میں اقتدا کرے تو بھی، پس اگر امام اپنے سہو کا سجدہ نہ کرے تو مقتدی اپنی نماز کے آخر میں سجدہ کریں (۱۴) اگر مقتدی امام کے پیچھے پہلے قعدے میں بھولے سے سلام پھیرے تو لازم ہے کہ اسی وقت لوٹ کے امام کی متابعت میں نماز پوری کرے۔ اور اس پر سجدۂ سہو نہیں ہے کیونکہ اقتدا کی حالت میں اس سے یہ سہو ہوا ہے۔ (۱۵) اگر امام سے سہو ہوجائے اور اس کے بعد کوئی شخص اس کی اقتدا کرے تو اس کو لازم ہے کہ جب امام سجدۂ سہو کرے تو تب اس کے ساتھ وہ بھی سجدہ کرے پھر امام کے سلام کے بعد اپنی باقی نماز پوری کرکے دوسری بار سجدۂ سہو کرے (۱۶) اگر کسی پر سہو کا سجدہ آیا ہو اور وہ سجدہ کرنا بھول کر سلام پھیرے پھر یاد آئے کہ سجدہ نہیں کیا ہے تو وہ سجدہ کرے اور پھر دوبارہ سلام پھیرے بشرطیکہ بہت دیر نہ ہوئی ہو۔ لیکن قبلہ سے پھر جانا یا تھوڑی سی بات کرنا ضرر نہیں کرتا بلکہ سجدہ کرکے پھر سلام پھیرے۔ اور اگر بہت دیر ہوجانے کے بعد یاد آئے تو سجدۂ سہو نہ کرے۔ (۱۷) اگر کوئی شخص بھولے سے ایک فرض ترک کرے اور اس ترک کئے ہوئے فرض کے جیسا دوسرا فرض دوسری رکعت میں ادا کرنے سے پہلے اس فرض کا یاد آجائے تو لازم ہے کہ یاد آتے ہی جلدی سے اس چھوڑے ہوئے فرض کو بجالائے اور آخر میں سجدہ سہو بھی

کرے اور اس چھوڑے ہوئے فرض کے بعد سے اس کی یاد آنے تک جو کام کیا ہو وہ نماز میں گنا نہیں جاتا جیسے کہ کسی سے پہلی رکعت کا رکوع چھوٹ گیا ہو اور اس کے جیسا دوسرا فرض یعنی دوسری رکعت کا رکوع کرنے سے پہلے اس چھوٹے ہوئے رکوع کی یاد آجائے تو لازم ہے کہ جس فرض میں ہو اس کو چھوڑ کر جلدی کھڑا ہوجائے پھر رکوع کرے اور پھر اعتدال اور دو سجدے کرکے دوسری رکعت کے لیے کھڑا ہوجائے اور نماز پوری کرکے سجدۂ سہو کرے۔ اور وہ پہلا رکوع چھوڑنے کے بعد اس کا یاد آنے تک جو فرض یا سنت کام کیا ہو سو وہ بیکار ہے نماز میں وہ محسوب نہیں ہوتا، اور اگر اس چھوڑے ہوئے فرض کے جیسا دوسرا فرض ادا کرتے وقت اس کی یاد آجائے تو یہ دوسرا فرض اس چھوڑے ہوئے فرض کے قائم مقام ہوجاتا ہے۔ جیسے کے پہلی رکعت میں رکوع کرنا بھول جائے اور دوسری رکعت کے رکوع میں یا رکوع کے بعد اس پہلی رکعت کے رکوع کی یاد آجائے تو یہ دوسری رکعت کا رکوع اس پہلے رکوع کے عوض میں ہوجاتا ہے۔ اور ان دونوں رکعتوں کو ایک رکعت شمار کرکے باقی نماز پوری کرے اور آخر میں سجدہ سہو کرے اور باقی رکعتوں کا اور رکوع کے سوا دوسرے فرضوں کا حال مذکور مثال پر قیاس کرے (۱۸) اگر کوئی شخص جان بوجھ کر ایک فرض ترک کرے تو اسی وقت اس کی نماز باطل ہوجاتی ہے (۱۹) اگر کسی سے ایک نماز میں دو تین یا زیادہ سہو ہوجائیں تو ان سب کے بدلے ایک بار دو سجدۂ سہو کرے (۲۰) اگر امام حنفی ہو تو امام کے ساتھ سجود سہو نہ کرے بلکہ اپنی نماز کے اختتام پر سجود سہو کرے۔ اگر بھول کر امام کے ساتھ سلام پھیر دے اور جلد یاد آجائے تو نماز پوری کرے اور آخر میں سجودِ سہو کرے۔ اگر فصل زیادہ ہوجائے تو نماز کا اعادہ کرے (۲۱) اگر رکوع یا سجود کے تکبیرات یا تسبیحات یا سورہ فاتحہ کے ساتھ کا سورہ ترک ہوجائے یا جو نماز آواز سے پڑھی جاتی ہے اس کو آہستہ یا جو آہستہ پڑھی جاتی ہے اس کو

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

آواز سے پڑھا جائے تو ان باتوں سے سجدۂ سہو نہیں کیا جاتا۔

نوٹ: چونکہ سجدۂ سہو کی بہت سی قسمیں ہیں اس مضمون کو بار بار پڑھیں تا کہ ذہن نشین ہو۔

سجدۂ تلاوت

جب تم سجدہ کی کوئی آیت پڑھو یا سنو تو سنت ہے کہ اس وقت سجدۂ تلاوت کرو۔ اگر نماز میں آیت تلاوت پڑھی جائے تو اسی وقت سجدہ میں جاؤ اور تین دفعہ تسبیح پڑھ کر کھڑے ہو جاؤ۔ اور اگر خارج نماز ہو تو نَوَيْتُ سَجْدَةَ التِّلَاوَةِ لِلّٰهِ تَعَالٰى کہو اور دل میں نیت کرو پھر نیت سے ملاتے ہوئے تکبیر تحریمہ کہو پھر دوسری تکبیر کہتے ہوئے سجدہ کرو سجدہ میں تین مرتبہ تسبیح سُبْحَانَ اللّٰهِ الْأَعْلٰى وَبِحَمْدِهٖ پڑھو۔ اس کے بعد سجدہ سے سر اٹھا کر دونوں طرف سلام پھیرو۔ نماز کی طرح اس میں بھی بدن، کپڑا، جگہ پاک رہنا اور وضو اور قبلہ رو ہونا ضروری ہے۔ اگر آیت سجدہ کے وقت وضو نہ ہو تو اس وقت یہ تسبیح چار دفعہ پڑھ لینا کافی ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ

سجدۂ تلاوت کی آیتیں ان سورتوں میں ہیں: (۱) سورہ اعراف (۲) سورہ رعد (۳) سورہ نحل (۴) سورہ بنی اسرائیل (۵) سورہ مریم (۶،۷) سورہ حج (۸) سورہ فرقان (۹) سورہ نمل (۱۰) سورہ الٓمٓ سجدہ (۱۱) سورہ حٰمٓ سجدہ (۱۲) سورہ النجم (۱۳) سورہ انشقت (۱۴) سورہ اقرأ۔

ان سورتوں میں ایک ایک آیت سجدہ ہے مگر سورہ حج میں دو ہیں سورہ ص کا سجدہ، سجدۂ تلاوت نہیں سجدہ شکر ہے۔ خارج نماز شکر کی نیت سے سجدہ کرے۔

داخل نماز نہیں کرنا چاہئے۔ نماز میں سجدۂ تلاوت کے بعد بغیر جلسۂ استراحت کے اٹھے۔ سجدہ میں یہ دعا پڑھنا بہتر ہے۔ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ۔

سجدۂ شکر

جب تمہیں کوئی نعمت ملے مثلاً اولاد ہو یا تمہاری کوئی بلا ٹلے مثلاً سخت بیماری سے صحت ہو تو تم کو چاہئے کہ ایک سجدۂ شکر کریں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ جس بات کے لیے سجدۂ شکر کیا جاتا ہے اس کے شکریہ کی نیت کرو۔ مثلاً: لڑکا پیدا ہو تو پہلے زبان سے نَوَيْتُ سَجْدَةَ الشُّكْرِ لِحُصُوْلِ الْوَلَدِ لِلّٰهِ تَعَالٰى کہو پھر اس کو دل سے نیت کرو۔ نیت سے ملاتے ہوئے اور دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے ہوئے تکبیر تحریمہ کہو پھر دوسری تکبیر کہتے ہوئے سجدہ کرو سجدہ میں تین مرتبہ تسبیح پڑھو اور سجدۂ تلاوت کی دعا کرو بعد میں یہ بھی اضافہ کرنا چاہئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا کے بعد سجدہ سے سر اٹھا کر دونوں طرف سلام پھیرو۔ اس میں بھی بدن، کپڑا پاک رہنا چاہئے۔ سجدۂ تلاوت اور سجدۂ شکر کے سوا خارج نماز سجدہ کرنا حرام ہے۔

تحیۃ المسجد

مسجد میں داخل ہونے کے بعد تحیۃ المسجد کی سنت کا علم رکھتے ہوئے جان بوجھ کر بیٹھنے سے پہلے تحیت مسجد کی دو رکعت نماز سنت ہے۔ لیکن سخت پیاس کے وقت کچھ پینے کے لئے تھوڑی دیر بیٹھنے سے تحیۃ المسجد کی نماز فوت نہیں ہوگی البتہ بغیر عذر کے اس کو چھوڑنا مکروہ ہے۔ اگر جماعت کی تکبیر تحریمہ فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

کھڑے ہوکر جماعت کا انتظار کرے اور صلاۃ تحیۃ کو چھوڑ دے اور جو تحیۃ المسجد کی قدرت نہ رکھے چار بار یہ پڑھے۔ "سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ"۔ مسجد میں داخل ہونے والے خطیب کے لئے خطبہ کے وقت اور مسجد حرام میں داخل ہونے والے کے لئے طواف کا ارادہ رکھتے وقت تحیۃ کی دو رکعت پڑھنا مکروہ ہے۔

نماز استخارہ

ہر اچھے کام کا ارادہ کرنے پر استخارہ کی دو رکعت سنت ہے۔ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ کافرون اور دوسری میں اخلاص پڑھے۔ جب نماز سے فارغ ہو تو اللہ سے یہ دعاء مانگے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ۔ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ الْاَمْرَ (یہاں پر اپنی حاجت کا نام لے) خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ وَعَاجِلِهٖ وَآجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِيْ اَللّٰهُمَّ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ (اپنی ضرورت کا نام لے) شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَ دُنْيَايَ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ وَعَاجِلِهٖ وَآجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِيْ بِهٖ۔

اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کے وسیلہ سے خیر طلب کرتا ہوں، اور تیری طاقت کے وسیلہ سے تجھ سے طاقت طلب کرتا ہوں، اور میں تجھ سے تیرے عظیم کرم

کا طلب گار ہوں۔ بے شک تو طاقت رکھتا ہے مجھے کوئی طاقت نہیں، تو جانتا ہے اور میں کچھ نہیں جانتا اور تو غیب کے امور کو اچھی طرح جانتا ہے۔ اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میرے دین و دنیا میں اور میرے معیشتوں، میرے معاملے کے نتائج میں دیری سے یا جلدی سے ہونے والے امور میں تیرے علم میں میرا یہ کام خیر ہے تو اس کو میرے لئے ممکن بنا اور اور اس میں برکت عطا کر پھر میرے لئے آسان بنا۔ اور اگر تو جانتا ہے کہ دین و دنیا اور میری زندگی میں اور میرے معاملے کے نتائج، جلدی اور دیر سے ہونے والے معاملوں میں یہ کام میرے حق میں برا ہے تو اس کو مجھ سے پھیر دے اور مجھ کو اس سے پھیر دے، جہاں کہیں بھی ہو مجھ کو نیکی پر قدرت دے۔ پھر مجھ کو اس پر راضی رکھ۔

دعا کا آغاز و انتہا حمد باری، اور درود و سلام سے کرے۔ استخارہ کے بعد جس کام کے خیر کے متعلق اس کے دل میں بات آئے کر گزرے۔

نمازِ اوّابین

اسے غفلت کی نماز بھی کہتے ہیں۔ اور وہ مغرب و عشاء کے درمیان بیس رکعت ہے۔ چھ، چار اور دو رکعت کی روایت آئی ہے۔ نماز اوابین کی رکعتوں کی تعداد میں سے کم از کم تعداد دو رکعت ہے۔

تہجد

ہ نیند سے جاگنے اور عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد پڑھی جانے والی رات کی نفل نماز ہے۔ رکعت کی کوئی تعداد نہیں۔ جتنی چاہے پڑھ سکتے ہیں۔ اس کی فضیلت میں بہت ساری حدیثیں وارد ہوئی ہیں۔ تہجد کے پابند شخص کو بلاضرورت اس کا چھوڑنا،

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

ہمیشہ رات بھر قیام کرنا اور نقصان دہ قیام اگر چہ رات کا تھوڑا حصہ ہو مکروہ ہے۔

کام سے پہلے دو رکعت: احرام باندھنے، سفر میں جانے، حاجت کو طلب کرنے، نکاح اور قتل ہونے سے پہلے دو دو رکعت نماز پڑھنا سنت ہے۔ یوں ہی گھر سے نکلنے سے پہلے دو رکعت اگر چہ سفر نہ کر رہا ہو۔

کام کے بعد دو رکعت: طواف، وضو، حفظِ قرآن، اشراق، مسافر کے کسی جگہ میں اترنے، سفر سے واپسی، گھر میں داخل ہونے، حمام سے نکلنے، زوال کے بعد دو دو رکعتیں اور شبِ زفاف (سہاگ رات) کی دو رکعت نماز پڑھنا (سنت ہے) کسی ایسی جگہ میں داخل ہوتے وقت دو رکعت نماز پڑھنا سنت ہے جہاں پر اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ ہوتی ہو۔ یوں ہی ایسی جگہ میں دو رکعت نماز پڑھنا سنت ہے جہاں سے اس سے پہلے گزر نہ ہوا ہو یعنی پہلی مرتبہ گزر رہا ہو۔ توبہ سے پہلے اور بعد دو رکعت۔

صلاۃ التسبیح

نماز تسبیح کی چار رکعتیں ہیں۔ اس کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے۔ دن میں نماز تسبیح ادا کرتے وقت چاروں رکعت کو ایک سلام سے پڑھنا بہتر ہے جب کہ رات میں دو دو رکعت کر کے چار رکعت پڑھنا بہتر ہے۔ اس کی پہلی رکعت میں الھٰکم التکاثر دوسری میں والعصر، تیسری میں کافرون، اور چوتھی میں اخلاص اس کے ہر رکعت میں پچھتر ۷۵ بار سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پڑھے۔ اس طرح کہ قرأت کے بعد پندرہ مرتبہ، اور رکوع، سجدے اور سجدے کے درمیان کے جلسہ میں دس دس مرتبہ پھر جلسۂ استراحت میں دس مرتبہ یا تشہد سے پہلے

دس دس مرتبہ۔ اور استراحت میں پڑھی جانے والی دس تسبیح کو قرأت کے بعد اور قرأت کے بعد پڑھی جانے والی پندرہ تسبیح کو قرأت سے پہلے پڑھ سکتے ہیں۔ قول معتمد کے بنا پر نماز تسبیح نفل مطلق میں سے ہے۔ اس نماز کی نیت أُصَلِّيْ مِنْ صَلٰوةِ التَّسْبِيْحِ رَكْعَتَيْنِ لِلّٰهِ تَعَالٰى ہے۔

افضل نوافل

سب سے زیادہ فضیلت والی نفل نماز عید الاضحیٰ کی نماز ہے پھر عید الفطر کی نماز پھر سورج گہن کی پھر چاند گہن کی پھر پانی مانگنے کی پھر وتر کی، پھر فجر کی دو رکعت، پھر باقی رواتب، پھر تراویح، پھر چاشت کی، پھر وہ نوافل جو وضو کے علاوہ دوسرے افعال سے تعلق رکھتی ہوں جیسے طواف، تحیۃ المسجد اور احرام کی دو دو رکعتیں، پھر تحیۃ الوضو کی پھر وہ نوافل جو کسی فعل سے تعلق نہ رکھتی ہوں جیسے زوال کی سنت پھر نفل مطلق۔

وہ نفل نماز جس میں جماعت سنت نہیں

(رواتب کل بائیس رکعت ہیں) یہ چار رکعت قبل ظہر، اور چار رکعت بعد ظہر، چار رکعت قبل عصر، دو رکعت قبل مغرب، اور دو رکعت بعد مغرب، دو رکعت قبل عشا، دو رکعت بعد عشاء اور دو رکعت قبل صبح۔ سنت مؤکدہ ان میں سے دس ہیں: دو رکعت قبل فجر دو رکعت قبل ظہر، اور دو رکعت بعد ظہر، اور دو رکعت بعد مغرب اور دو رکعت بعد عشاء۔ مغرب کی پہلی دو رکعت میں اور فجر کی دو رکعت میں تخفیف سنت ہے۔

نماز فرض کے پہلے والے رواتب کو بعد میں پڑھنا جائز ہے وہ ادا میں شمار ہوگی۔ بسا اوقات تاخیر کرنا سنت ہے بایں صورت کہ امام کے تکبیر تحریمہ فوت ہونے

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

کا خوف ہو پس اس حالت میں رواتب کو شروع کرنا مکروہ ہے۔

چاشت کی نماز

اقل ضحیٰ دو رکعت ہے اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں۔ افضل آٹھ رکعتیں ہیں۔ اس کا وقت سورج کا ایک نیزہ کے برابر بلند ہونے سے لے کر زوال تک ہے اور افضل فجر سے چوتھائی دن گزرنے کے بعد سے ہے۔ اور ہر دو رکعت میں سلام پھیرنا افضل ہے۔ اس کی پہلی رکعت میں سورہ شمس اور کافرون اور دوسری میں سورہ ضحیٰ اور اخلاص، اور بقیہ رکعتوں کی ہر پہلی رکعت میں کافرون اور دوسری میں اخلاص پڑھنا بہتر ہے۔

مسافر کی نماز

جب سفر (۱۳۲) ایک سو بتیس کلومیٹر یا اس سے زیادہ مسافت کا ہو تو جائز ہے کہ مسافر ظہر، عصر اور عشاء میں چار کے بجائے صرف دو رکعت فرض نماز پڑھے۔ اس میں شرط یہ ہے کہ سفر ناجائز نہ ہو اگر زنا یا رہزنی وغیرہ کے لیے سفر کیا جائے تو قصر کرنا درست نہیں۔ قصر کے لئے مقام سفر کا تعین کرنا ضروری ہے جو آدمی بلا قصد مقام معین میں گھومتا رہا اس کے لیے قصر نہیں۔ اور مطلق قیام کی نیت کرنے یا آمد و رفت کے علاوہ چار روز کے قیام کی نیت کرنے سے سفر منقطع ہو جاتا ہے۔ اگر اس امید پر قیام کیا کہ آج کل میں کام ہو جائے تو چلا جاؤں گا اس صورت میں وہ اٹھارہ روز تک قصر کر سکتا ہے، اس کے بعد مقیم ہو جائے گا۔ اگر سفر میں کوئی فرض فوت ہو جائے اور اسی سفر میں قضاء کریں تو صرف دو ہی رکعت پڑھنا کافی ہے، اگر بستی میں نمازیں قضا ہوں اور فوت شدہ نمازوں کو سفر میں قضا کریں تو پورے چار رکعت پڑھنا فرض ہے۔

قصر کی نیت: اُصَلِّیْ فَرْضَ الظُّھْرِ رَکْعَتَیْنِ قَصْرًا لِلّٰہِ تَعَالٰی عصر اور عشاء میں الظہر کے عوض العصر، العشاء ہونا چاہئے۔ اگر امام مسافر اور مقتدی مقیم ہو تو امام دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دے، مقتدی باقی نماز پوری کرے۔ اگر امام مقیم ہو اور مقتدی مسافر ہو تو نماز قصر کرنا جائز نہیں بلکہ مقتدی بھی امام کے موافق پوری نماز پڑھے۔

جمع تقدیم و تاخیر

جس سفر میں نماز قصر کرنا جائز ہو اس میں دو فرض نمازوں کو جمع کر کے پڑھنا جائز ہے۔ دو نمازوں کو جمع کرنے سے مراد یہ ہے کہ دونوں نمازوں کو دونوں میں سے کسی ایک نماز کے وقت میں ادا کرے۔ دونوں نمازیں پوری پڑھے یا دونوں میں قصر کرے یا ایک کو پوری دوسری کو قصر کرے جائز ہے۔ بارش کی وجہ سے جبکہ مسجد دور ہو بارش سے راستہ میں تکلیف ہو جمع تقدیم جائز ہے۔ بارش کی وجہ سے جمع بین الصلاتین کرنے والے کے لئے یہ شرط ہے کہ دوسری نماز بھی جماعت سے پڑھی جائے۔ بارش کی وجہ سے جمع تاخیر نہیں۔ جماعت کے لیے مسجد کی شرط نہیں۔ مرض کی وجہ سے بھی جمع بین الصلاتین جائز ہے۔ اگر کوئی شخص دوسری نماز کے وقت مرض میں مبتلا رہتا ہو تو جمع تقدیم کرے اور اگر پہلی نماز کے وقت مرض میں مبتلا رہتا ہو تو جمع تاخیر کرے۔ ظہر کی نماز کے ساتھ عصر کی نماز اور مغرب کی نماز کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھنے کو جمع تقدیم کہتے ہیں اور عصر کے ساتھ ظہر اور عشاء کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھنے کو جمع تاخیر کہتے ہیں۔

جمع تقدیم کی چار شرطیں ہیں: (۱) پہلی نماز اول پڑھنا (۲) پہلی نماز میں جمع کی نیت کرنا۔ اُصَلِّیْ فَرْضَ الظُّھْرِ اَرْبَعَ رَکْعَاتٍ مَجْمُوعاً بِالْعَصْرِ لِلّٰہِ

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

تَعَالٰی (۳) دونوں نمازیں پے در پے پڑھنا (۴) دوسری نماز کے تکبیر احرام تک عذر باقی رہنا۔ جمع تاخیر کی دو شرطیں ہیں (۱) پہلی نماز کے ایسے وقت میں نیت جمع کرنا جو نماز کے لیے کافی ہو۔ یعنی یہ نیت کرنا کہ میں ظہر کو عصر تک یا مغرب کو عشاء تک تاخیر کرتا ہوں۔ (۲) دوسری نماز ختم ہونے تک عذر کا باقی رہنا۔

نمازِ کسوف وخسوف

جب سورج یا چاند گہن لگے تو اس وقت دو رکعتیں نماز پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔ سورج گہن کو کسوف اور چاند گہن کو خسوف کہتے ہیں۔ تنہا یا جماعت کے ساتھ معمولی طور پر دو رکعتیں پڑھنے سے بھی سنت کا ثواب حاصل ہوتا ہے مگر بہتر طریقہ یہ ہے کہ نماز جماعت سے پڑھیں اور ہر رکعت میں دو قیام، دو قرأت دو رکوع ادا کریں یعنی پہلی قرأت کے بعد رکوع کر کے سیدھے کھڑے ہو جائیں پھر دوسری قرأت پڑھ کر دوسرا رکوع کریں۔ اس کے بعد اعتدال کریں پھر معمولی طریقہ پر سجدے کر کے کھڑے ہو جائیں اور دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کریں۔ سورج گہن کی نماز کی نیت یوں کرے۔ اُصَلِّیْ سُنَّةَ كُسُوْفِ الشَّمْسِ رَكْعَتَيْنِ جماعة لِلّٰهِ تَعَالٰی اور چاند گہن کی نماز کی نیت یوں کرے۔ اُصَلِّیْ سُنَّةَ خُسُوْفِ الْقَمَرِ رَكْعَتَيْنِ جماعة لِلّٰهِ تَعَالٰی نماز سے فارغ ہونے کے بعد خطیب دو خطبے پڑھے جس طرح کہ عیدین میں پڑھے جاتے ہیں مگر اس میں تکبیر کے عوض پہلی رکعت میں نو (۹) دفعہ دوسری میں سات (۷) دفعہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ کہے اور توبہ واستغفار ۔صدقہ وخیرات کا ذکر زیادہ رہے۔

نماز استسقاء

جب کسی سال بارش نہ ہو یا کنویں، تالاب خشک ہو جائیں جس سے قحط سالی کی نوبت آ گئی ہو ایسے وقت میں نماز استسقاء پڑھنی چاہیے۔ ادائے سنت کے لئے یہ نماز بھی جماعت کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں۔ مگر بہتر طریقہ یہ ہے کہ پہلے تمام لوگ تین روزے رکھیں۔ چوتھے دن روزہ کی حالت میں سب کے سب حاکم کے ساتھ عیدگاہ یا کسی میدان میں نہایت عاجزو انکساری سے معمولی لباس میں جائیں۔ بچے بوڑھے ضعیف اور جانور بھی ساتھ رہیں۔ پھر سب مل کر جماعت کے ساتھ دو رکعت ادا کریں، کم از کم دو رکعت کی نفل نماز کی طرح ادا کریں۔ استسقاء کا مکمل سنت طریقہ نماز عید کا مکمل سنت طریقہ ہے۔ اس کی نیت یہ ہے۔ نیت: اُصَلِّیْ صَلٰوةَ الْاِسْتِسْقَاءِ رَكْعَتَيْنِ جماعة لِلّٰهِ تَعَالٰی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد خطیب دو خطبے پڑھے جس طرح کہ کسوف میں پڑھتے ہیں۔ جب دوسرا خطبہ آدھا ہو جائے تو سب کے سب مل کر اپنی چادروں یا رومالوں کو (جن کو پہلے سے اوڑھے رہنا چاہئے) الٹ دیں اس طرح کہ داہنی کو بایاں اور نیچے حصہ کو اوپر کر دیں پھر خطیب لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر خطبہ پورا کرے۔ اس کے بعد سب کے سب ہاتھ اٹھا کر عاجزی کے ساتھ خلوص دل سے دعا مانگیں۔ انبیاء اولیاء اور اعمالِ صالحہ کو بھی وسیلہ بنا کر دعا کرنا چاہئے۔ بادل گرجے اور بجلی چمکتے وقت یہ تسبیح پڑھے۔ سُبْحَانَ مَنْ يُّسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰۤئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ کثرت بارش کے وقت یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا۔

خطبہ کے بعد جمعہ کی فرض نماز دو رکعت جماعت سے ادا کریں۔ نیت نماز جمعہ اُصَلِّیْ فَرْضَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ اَدَاءً جَمَاعَةً لِلّٰهِ تَعَالٰی اگر کسی شخص کو جمعہ کی ایک

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

رکعت ملے تو دوسری رکعت جہر سے پڑھے اور اگر کوئی دوسری رکعت کے رکوع کے بعد شامل ہو تو امام کی موافقت کے لیے جمعہ کی نیت کرنا واجب ہے لیکن چار رکعت ظہر پڑھے اور سنتیں بھی ظہر کی پڑھے۔ اگر جمعہ فوت ہو تو بطور جمعہ قضا نہیں ہوگی نہ دوسری جمعہ کو بلکہ ظہر کی قضا پڑھی جائے گی۔ جب خطیب اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ پڑھے تو حاضرین بلند آواز سے نبی ﷺ پر درود شریف پڑھیں۔

نماز تراویح

رمضان میں عشاء کی نماز کے بعد وتر سے پہلے بیس رکعت تراویح سنتِ مؤکدہ ہے۔ ہر دو رکعت میں سلام پھیرنا واجب ہے۔ چار یا اس سے زیادہ رکعتوں کو ایک سلام سے پڑھنا درست نہیں اور اس کی نیت یہ ہے: اُصَلِّيْ مِنْ سُنَّةِ التَّرَاوِيْحِ رَكْعَتَيْنِ (جماعة) لِلّٰهِ تَعَالٰى۔ اور تراویح کی ہر چار رکعت کے بعد تسبیح پڑھ کر حضرت نبی کریم ﷺ اور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے جو نام لیے جاتے ہیں یہ کوئی مذموم نہیں ہے۔ یاد رکھئے کہ تراویح سنت نبوی ہے اور اس کی جماعت سنت خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم ہے۔ اور ہم نام ترویحات میں لیتے ہیں یہ اسلئے کہ ان کی یاد تازہ رہے اور اگر اس سے تعداد رکعت معلوم ہونے کے لئے ہو تبھی کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

تراویح شروع کرنے سے پہلے: صَلُّوْا سُنَّةَ التَّرَاوِيْحِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ صَلُّوْا عَلَى النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ"

اور دوسری رکعت کے بعد پڑھے " فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةٌ وَّمَغْفِرَةٌ وَّ

رَحْمَةٌ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ صَلُّوْا عَلَى النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ" اس کو ۶، ۱۰، ۱۴ اور ۱۸ ویں رکعتوں کے بعد بھی پڑھا جاتا ہے۔

تراویح کے ہر چار رکعت میں کچھ دیر تک نماز تراویح میں شغل نہیں ہونا سنت ہے۔ اور اس وقفہ کو ترویحہ کہتے ہیں۔ اس طرح نماز تراویح کے اندر پانچ ترویحات موجود ہیں۔ ان ترویحات میں ذکر و دعا میں شغل ہونا چاہئے۔ جیسا کہ پہلی چوتھی رکعت سے سلام پھیرنے کے بعد پڑھے "نَبِيُّنَا مُحَمَّدُنِ الْبَدْرُ صَلُّوْا عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ" اس کے بعد پڑھے کہ "اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَالرَّحْمَةَ وَالرُّؤْيَةَ وَمَا فِيْهَا وَنَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ يَا خَالِقَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ، بِرَحْمَتِكَ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ يَا كَرِيْمُ يَا سَتَّارُ يَا رَحِيْمُ يَا بَارُّ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيْمٌ رَحِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا بِكَرَمِكَ يَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ وَيَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ پھر یہ دعا پڑھی جاتی ہے: "يَا دَائِمَ الْمَعْرُوْفِ وَيَا قَدِيْمَ الْاِحْسَانِ اَحْسِنْ اِلَيْنَا بِاِحْسَانِكَ الْقَدِيْمِ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ۔ صَلُّوْا عَلَى النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ"

اس طرح ہر ایک ترویحہ میں پہلے ترویحہ میں پڑھی ہوئی تمام دعا پڑھی جاتی ہے مگر "نَبِيُّنَا مُحَمَّدُنِ الْبَدْرُ صَلُّوْا عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ" کے بجائے دوسرے ترویحہ میں "خَلِيْفَةُ

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

رَسُوْلِ اللهِ بِالصِّدْقِ وَالتَّحْقِيْقِ اَمِيْرُالْمُؤْمِنِيْنَ اَبُوْبَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ۔لَآاِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ" اور تیسرے ترویحہ میں "رَئِيْسُ الْاَصْحَابِ مُنَوِّرُ الْمَسْجِدِ وَالْمِحْرَابِ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ ۔لَآاِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ" چوتھے ترویحہ میں "جَامِعُ الْقُرْآنِ نَاشِرُ الْفُرْقَانِ يَسْتَحْيِيْ مِنْهُ مَلَآئِكَةُ الرَّحْمٰنِ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ ۔لَآاِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ" پانچویں ترویحہ میں "۔اَسَدُ اللهِ الْغَالِبِ اِمَامُ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ ۔ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ" کہے۔

یوں ہی آخری ترویحہ کے بعد مندرجہ بالا دوسری دعا کرے بغیر ذیل کی دعا پڑھی جاتی ہے" اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَكْرَمَنَا وَعَلَّمَنَا الْقُرْآنَ وَاَنْزَلَهُ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ ۔شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ۔اَللّٰهُمَّ اِنَّ لَكَ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْ لَيَالِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ رِقَابًا يُّعْتِقُهَا عَفْوُكَ فَاجْعَلْ رِقَابَنَا وَرِقَابَ اٰبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا مِنْ تِلْكَ الرِّقَابِ بِرَحْمَتِكَ يَاتَوَّابُ يَاجَلِيْلُ يَاوَهَّابُ ۔اَللّٰهُمَّ مِنَ النَّارِ فَسَلِّمْنَا وَاِلٰى رَحْمَتِكَ وَرِضْوَانِكَ فَقَرِّبْنَا وَبِالرَّوْحِ وَالرَّيْحَانِ فَبَشِّرْنَا وَبِالنَّظَرِ اِلٰى لِقَاءِ جَلَالِ جَمَالِ كَمَالِ وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ

يَارَبَّنَا فَاَكْرِمْنَا وَمِنْ رُفَقَاءِ مُحَمَّدٍ وَّاِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ فَاجْعَلْنَا ،وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَتَقَبَّلْهَا مِنَّا وَلَيْلَةُ الْقَدْرِ فَوَفِّقْهَا لَنَا وَاِلَى الصَّلٰوةِ وَالصِّيَامِ فَقَوِّنَا ،يَا اَللهُ يَا اَللهُ يَا اَللهُ ،وَمِنَ الشَّيْطَانِ وَالسُّلْطَانِ وَ اَوْلِيَائِهِمَا فَاَعِذْنَا وَفِيْ غُرَفِ الْجَنَّةِ يَارَبَّنَا فَاَسْكِنَّا ،وَمِنْ رَّحِيْقِ الْمَخْتُوْمِ يَارَبَّنَا فَاسْقِنَا وَمِنْ طَعَامِكَ طَعَامِ الْجَنَّةِ يَارَبَّنَا فَاَطْعِمْنَا وَمِنْ شَرَابِكَ شَرَابِ الْجَنَّةِ يَارَبَّنَا فَاَشْرِبْنَا ،وَمِنَ السُّنْدُسِ وَالْحَرِيْرِ يَارَبَّنَا فَاَلْبِسْنَا وَفِيْ جَنَّاتِكَ جَنَّةِ النَّعِيْمِ يَارَبَّنَا فَاَدْخِلْنَا وَمِنْ حُوْرِكَ حُوْرِ الْعِيْنِ يَارَبَّنَا فَزَوِّجْنَا يَاسَيِّدَنَا وَ مَوْلَانَا وَيَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَصَلَّى اللهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ'

تراویح تنہا پڑھیں تو بھی درست ہوجاتی ہے۔مگر جماعت سے پڑھنی بہتر ہے۔

تراویح میں تمام رمضان میں قرآن مجید کا ختم کرنا مستحب ہے۔اگر یہ نہ ہوسکے تو سورہ یا آیتیں پڑھ لینا کافی ہے۔تراویح کے بعد وتر کی نماز جماعت سے پڑھنی افضل ہے۔تراویح سے فارغ ہونے کے بعد نماز وتر کو باجماعت پڑھے اور اس وقت شروع میں کہے کہ "اَوْتِرُوْا رَحِمَكُمُ اللهُ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ صَلُّوْا عَلَى النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ

پھر وتر کی دوسری رکعت سے سلام پھیرنے کے بعد کہے: خَاتِمُ النَّبِيِّيْنَ خَيْرُ الْبَشَرِ وَشَفِيْعُ الْاُمَّةِ فِيْ يَوْمِ الْمَحْشَرِ صَلُّوْا عَلَيْهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ صَلُّوْا عَلَى النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

اور تیسری رکعت سے سلام پھیرنے کے بعد دو مرتبہ پست آواز سے اور تیسری مرتبہ بلند آواز سے سبحان اللہ الملک القدوس کہے۔ پھر سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوتِ سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوتُ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ پھر یوں کہیں: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا لَكَ شَاكِرِينَ وَلَكَ ذَاكِرِينَ وَفِي طَاعَتِكَ رَاغِبِينَ وَمِنْ نِيرَانِكَ فَارِّينَ وَفِي جَنَّاتِكَ دَاخِلِينَ وَإِلَى قَبْرِ نَبِيِّكَ وَصَفِيِّكَ مُحَمَّدٍ ﷺ زَائِرِينَ وَفِي حَجِّ بَيْتِكَ الْحَرَامِ طَائِفِينَ وَبِالْعَرَفَاتِ وَالْمَوَاقِفِ قَائِمِينَ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَاعِينَ وَعِنْدَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ مُتَبَتِّلِينَ وَعِنْدَ خَتْمِ الْقُرْآنِ مُتَضَرِّعِينَ وَاجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ وَارْحَمْنَا مَعَهُمْ وَارْزُقْنَا وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَهُمْ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔ وَصَلَّى اللهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

رمضان کی سولھویں رات سے نماز وتر کی آخری رکعت کے اعتدال میں دعائے قنوت پڑھنی سنت ہے۔ جس طرح کہ صبح کی نماز میں پڑھی جاتی ہے۔ اگر قنوت نہ پڑھیں تو سجدہ سہو کریں ۔

نماز عیدین

عیدالفطر کے دن نہانا، اچھے کپڑے پہننا اور خوشبو لگانا سنت ہے پھر کچھ کھجور یا کوئی میٹھی چیز کھائیں۔ صدقۂ فطر ادا کریں اور تکبیر کہتے ہوئے آہستہ آہستہ عیدگاہ یا مسجد کو جائیں۔ ایک راستے سے جائیں اور دوسرے راستے سے واپس آئیں پھر لوگوں کے جمع ہونے پر عید کی دو رکعت نماز جو سنت مؤکدہ ہے پڑھے۔ اس طرح

کہ نماز عید کی نیت باندھ کر تکبیر تحریمہ کہیں۔ نیت: اُصَلِّیْ صَلٰوۃَ عِیْدِ الْفِطْرِ رَکْعَتَیْنِ جماعۃً لِلّٰہِ تَعَالٰی۔

پھر امام دعائے استفتاح کے بعد دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتے ہوئے سات مرتبہ آواز سے تکبیر کہے۔ مقتدی بھی ایسا ہی کریں مگر تکبیر آہستہ کہیں۔ ہر دو تکبیر کے درمیان یہ تسبیح پڑھے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ دوسری رکعت میں قرأت کے پہلے اسی طرح پانچ مرتبہ تکبیر کہنی چاہئے۔ خطیب کو نماز سے فارغ ہونے کے بعد دو خطبے عربی میں پڑھنا سنت ہے۔ خطیب عیدالفطر میں فطرہ کے اور عیدالاضحیٰ میں قربانی کے احکام بیان کرے۔ امام اگر حنفی ہو تو تکبیروں میں اس کی متابعت کرے۔ عید کی نماز مسجد میں پڑھنا افضل ہے۔ سوائے اس کے کہ مسجد میں جگہ تنگ ہو اور سب لوگ نہ جمع ہو سکیں تو ایک وسیع مقام پر جمع ہونا مسنون ہے۔ عیدگاہ کو جانے کی صورت میں مسنون ہے کہ امام اپنے خلیفہ کو چھوڑے تاکہ بستی کی مسجد میں عید کی نماز پڑھائے اور خطبہ دے۔ مسجد خالی نہ رہے۔

عیدالاضحیٰ بھی عیدالفطر کی طرح ہے مگر اس میں صدقۂ فطر نہیں دیا جاتا۔ پہلے نہ کھانا اچھا ہے اور نیت میں عیدالفطر کے عوض عیدالاضحیٰ کہنا چاہئے۔ مالدار اس عید میں قربانی کریں۔ قربانی کا وقت عید کی نماز کے وقت سے تیرہویں ذی الحج کے غروب آفتاب تک رہتا ہے۔ عیدین کے مغرب سے عید کی نماز تک مسجد میں ہو یا بازار میں دن ہو یا رات ہر جگہ بلند آواز سے تکبیر کہنا مستحب ہے۔ اس کو تکبیر مطلق یا مرسل کہتے ہیں۔ نویں ذی الحجہ کی صبح سے تیرہویں کے غروب آفتاب تک ہر نماز کے بعد فرض ہو یا سنت آواز سے تکبیر کہنا سنت ہے اس کو تکبیر مقید کہتے ہیں۔

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

تکبیر: اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ۔ تین بار۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا۔ ایک بار۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِیَّاہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ۔ ایک بار۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ صَدَقَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَاَعَزَّ جُنْدَہٗ وَہَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔ ایک بار کہے۔

عیدین کی ہدایت

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ۚ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ اَللّٰہُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلٰی ھٰذَا الْاَشْرَافِ الْعَرَبِ وَ الْعَجَمِ اِمَامِ الْمَکَّۃِ وَ الْمَدِیْنَۃِ وَ الْحَرَمِ مُحِبًّا وَ مَنْبَعِ الْعِلْمِ وَ الْحِلْمِ وَ الْحِکْمَۃِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰینَا مُحَمَّدٍ وَّ زِدْہُ یَارَبَّاہُ شَرَفًا وَّ کَرَمًا وَّتَعْظِیْمًا۔ یَامَعْشَرَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ زُمْرَۃَ الصَّالِحِیْنَ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ قَالَ اِذَا صَعِدَ الْخَطِیْبُ عَلَی الْمِنْبَرِ ثُمَّ خَطَبَ فَلَا یَتَکَلَّمَنَّ اَحَدٌ کُمْ وَمَنْ تَکَلَّمَ فَقَدْ لَغٰی وَمَنْ لَّغٰی اَنْصِتُوْا رَحِمَکُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی فَاسْتَمِعُوْا یَغْفِرِ اللّٰہُ لَنَا وَ لَکُمْ وَلِوَالِدِیْنَا وَلِوَالِدِیْکُمْ وَلِاُسْتَاذِنَا وَلِاُسْتَاذِکُمْ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ فَاسْتَغْفِرُوْہُ اِنَّہٗ ھُوَ الْغَفُوْرُ رَّحِیْمٌ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

موذن یہ دعا خطیب کے منبر پر جاتے وقت پڑھے

اَللّٰہُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ وَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ اَذِلِّ الشِّرْکَ وَ الْمُشْرِکِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

یہ دعا دو خُطبوں کے درمیان پڑھی جائے۔

اَللّٰہُمَّ اَخْتِمْ لَنَا بِالْخَیْرِ بِحُرْمَۃِ الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَالنَّبِیِّ الْکَرِیْمِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

جنازہ اور اس کی نماز

جب کوئی شخص نزع و سکرات کی حالت میں ہو تو حاضرین میں سے کوئی کلمۂ طیبہ کی تفہیم کرے کلمہ پڑھنے کے لیے نہ کہے اور سورۂ یٰسین کی تلاوت کرتا رہے۔ جب وہ انتقال کرجائے تو زندوں پر چار حق ہیں (۱) غسل دینا (۲) کفن پہنانا (۳) نماز پڑھنا (۴) دفن کرنا۔ فرض کفایہ ہے مگر شہید کو غسل دینا اور نماز پڑھانا حرام ہے اسی خون کے کپڑوں سے تکفین کر کے دفن کردیں۔ اگر کوئی لڑکا یا لڑکی مرے ہوئے پیدا ہوں اور کوئی زندگی کی علامت ہلنا یا رونا نہ پایا جائے تو اس کو غسل اور کفن دے کر دفن کردیں اگر علامت پائی جائے تو چاروں فرائض واجب ہوجاتے ہیں۔ اس کے بعد میت کو نہلا دھلا کر کفن پہنائیں کسی میدان یا مسجد میں میت کو آگے قبلہ کی طرف رکھیں امام اس کے سینہ کے مقابل کھڑا ہو اور اگر میت عورت کی ہو تو ناف کے مقابل میں کھڑا رہے۔ مقتدی کم سے کم تین صفوں میں کھڑے ہوں۔ یا پھر پانچ، سات، نو غرض کہ صفیں طاق عدد ہوں۔ اور امامت کے لئے میت کا وارث یا ولی افضل ہے اس کی اجازت سے دوسرا نماز پڑھا سکتا ہے۔

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

فرض عین کے بعد نماز جنازہ پڑھیں البتہ اگر میت کے متغیر ہونے کا خوف ہو تو فرضِ عین سے پہلے خواہ نماز جمعہ کیوں نہ ہو نماز جنازہ پڑھنا واجب ہے اگرچہ کہ نماز جنازہ پہلے پڑھنے سے فرضِ عین کا وقت نکل جائے۔ نماز جنازہ کے سات ارکان ہیں۔ (۱) نیت (۲) قیام (۳) کھڑے رہنا (۴) چار تکبیریں کہنا۔ پہلی تکبیر کے بعد سورہ فاتحہ پڑھنا (۵) دوسری تکبیر کے بعد درود پڑھنا درود ابراہیمی افضل ہے (۶) تیسری تکبیر کے بعد دعا کرنا (۷) چوتھی تکبیر کے بعد سلام۔

نمازِ جنازہ کا طریقہ: نیت: أُصَلِّيْ أَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ عَلٰى هٰذِهِ الْجَنَازَةِ لِلّٰهِ تَعَالٰى غائب میت پر بھی نماز پڑھنا جائز ہے۔ اس کی نیت یہ ہے۔ أُصَلِّيْ عَلٰى فُلَانِ بِنْ فُلَانٍ الْمَيِّتِ الْغَائِبِ أَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ لِلّٰهِ تَعَالٰى فلاں کی جگہ میت کا نام لیں۔ اگر میت کے نام سے واقف نہ ہوں تو اس طرح نیت کرے أُصَلِّيْ عَلٰى هٰذَيْنِ الْمَيِّتَيْنِ أَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ لِلّٰهِ تَعَالٰى اگر تین یا زیادہ جنازہ ہو تو یہ نیت کریں۔ أُصَلِّيْ عَلٰى هٰذِهِ الْأَمْوَاتِ أَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ لِلّٰهِ تَعَالٰى اور دعا میں بھی تثنیہ وجمع کی ضمیریں استعمال کریں

امام ہو تو اِمَامًا اور مقتدی ہو تو مُقْتَدِيًا کہے دونوں ہاتھ اٹھا کر باندھ لو اور تکبیر اللہ اکبر کہو۔ پھر آہستہ سورہ فاتحہ پڑھو پھر دونوں ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہہ کر باندھ لو اور درود ابراہیمی پڑھو۔ پھر دونوں ہاتھ اٹھا کر باندھ لو اور یہ دعا پڑھو۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَرْحَمْهُ وَاعْفُ عَنْهُ وَعَافِهِ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِّنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا

مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَتِهِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ۔ مذکورہ دعا کے ساتھ یہ بھی سنت ہے

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا۔ اَللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيْمَانِ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ (لَهَا) وَارْحَمْهُ (هَا)

پھر چوتھی تکبیر کے لیے دونوں ہاتھ اٹھا کر باندھ لو اور یہ دعا پڑھے تو بہتر ہے۔

اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ (أَجْرَهَا) وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ (بَعْدَهَا) وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ (وَلَهَا)

نوٹ: اگر جنازہ عورت یا لڑکی کا ہو تو قوسین کے الفاظ ادا کیے جائیں۔ مثلاً أَجْرَهُ کی بجائے (أَجْرَهَا) کہے۔

پھر دونوں جانب سلام پھیر دو۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اور نابالغ بچوں کے لیے عَلَى الْإِيْمَانِ تک پڑھ کر یہ دعا پڑھو۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ (اجْعَلْهَا) فَرَطًا لِأَبَوَيْهِ (لِأَبَوَيْهَا) وَسَلَفًا وَّذُخْرًا وَّعِظَةً وَّاعْتِبَارًا وَّثَقِّلْ بِهِ (بِهَا) مَوَازِيْنَهُمَا وَلَا تَفْتِنْهُمَا بَعْدَهُ (بَعْدَهَا) وَلَا تَحْرِمْهُمَا أَجْرَهُ (أَجْرَهَا) اگر مسبوق کی تکبیریں فوت ہوں تو امام کے سلام کے بعد ادا کرنا چاہئے اور دفن کے بعد قبر پر نماز پڑھنا بھی جائز ہے۔

جب جنازہ لے چلے تو آگے چلنا اور جلد لے جانا افضل ہے اور جنازہ کے ساتھ خاموش چلنا چاہئے۔ دنیا کی باتیں کرنا مکروہ ہے۔ مگر بعض اوقات میت کے ساتھ لوگ دنیوی تذکرہ کرتے رہتے ہیں اس لیے تسبیحات کا پڑھنا بہتر ہے۔ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا۔ ورنہ اب میت کے شعار میں داخل ہے (المبسوط)

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

اور میت کے سر کے جانب والے کھاٹ کے حصے کو قبر کے پیر کی طرف رکھے تا کہ میت کو اس سے نکال کر قبر میں آسانی سے رکھ سکے۔ اور میت کو سر کی جانب سے پہلے کھٹیا سے نکال کر قبر میں داخل کرے۔ میت کو قبر میں اتارنے والے طاق عدد ہونا چاہیئے۔ قبر میں اتارتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھے۔ اور میت کو داہنی کروٹ پر لٹائے۔ واجب ہے کہ میت کے چہرہ اور سینہ کو قبلہ رخ کرے۔ میت کے چہرے سے کپڑا اٹھا کر رخسار کو مٹی پر رکھے۔ اور چہرہ اور پیر کو سامنے والی دیوار سے ملائے اور پیٹھ کو ایک اینٹ سے ٹیک لگائے (تب میت کو رکوع کرنے والے کی شکل میں پائیں گے)۔ پھر ایسی چھت بنائے جو میت سے نہ ملے اور میت پر مٹی نہ گرے۔ اور قبر کے چاروں طرف کے لوگ اپنے دونوں ہاتھوں سے تین مرتبہ مٹی ڈالیں۔ تا کہ لوگوں کے ہاتھوں سے ڈالی ہوئی مٹی سے قبر بھر جائے اور اگر قلت الناس کی وجہ سے نہ بھرے تو کدال سے مٹی ڈالے۔ پہلی مرتبہ مٹی ڈالتے وقت "مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ" دوسری مرتبہ ڈالتے وقت "وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ" اور تیسری مرتبہ ڈالتے وقت "وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى" پڑھے۔ قبر کو ایک بالشت کی قدر اونچا کرے۔ پھر اس پر پانی چھڑکے اور خشک ٹہنی لگائے۔ اور سر اور پیر کے مقابل میں پتھر رکھے۔ دفنانے کے بعد میت کو تلقین کرے۔ تلقین کرنے والا میت کی طرف چہرہ اور قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھ کر تلقین کرے اور حاضرین کھڑے رہیں۔

تلقین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ

الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ دَائِمٌ قَائِمٌ قَاهِرٌ قَادِرٌ عَادِلٌ فَاضِلٌ لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ وَلَا يَفُوْتُ وَلَا يَحُوْلُ وَلَا يَزُوْلُ اَبَدًا اَبَدًا۔ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ۔ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ۔ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ۔ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ۔ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ۔ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ۔ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ میت مرد ہو تب يَا عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ اَمَةِ اللّٰهِ اُذْكُرِ الْعَهْدَ الَّذِيْ خَرَجْتَ (میت عورت ہو تو یہ کہے يَا اَمَةَ اللّٰهِ بِنْتَ حَوَّا اُذْكُرِي الْعَهْدَ الَّذِيْ خَرَجْتِ) عَلَيْهِ مِنْ دَارِ الدُّنْيَا اِلٰى دَارِ الْاٰخِرَةِ وَهُوَ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَّاَنَّ النَّارَ حَقٌّ وَّاَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَّاَنَّ الْقَبْرَ حَقٌّ وَّاَنَّ الْمُنْكَرَ وَّالنَّكِيْرَ حَقٌّ وَّاَنَّ السُّؤَالَ حَقٌّ وَّاَنَّ الْجَوَابَ حَقٌّ وَّاَنَّ الْحِسَابَ حَقٌّ وَّاَنَّ الْمِيْزَانَ حَقٌّ وَّاَنَّ الْبَعْثَ حَقٌّ وَّاَنَّ الْحَوْضَ حَقٌّ وَّاَنَّ الْقِصَاصَ حَقٌّ وَّاَنَّ الشَّفَاعَةَ حَقٌّ وَّاَنَّ الصِّرَاطَ حَقٌّ وَّاَنَّ الْحَشْرَ حَقٌّ وَّاَنَّ رُؤْيَةَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِي الْجَنَّةِ لِلْمُؤْمِنِيْنَ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ وَاَنَّكَ (اَنَّكِ) رَضِيْتَ (رَضِيْتِ) بِاللّٰهِ تَعَالٰى رَبًّا وَّاحِدًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ ﷺ رَسُوْلًا نَّبِيًّا۔ هٰذَا اَوَّلُ مَنْزِلٍ مِّنْ مَّنَازِلِ الْاٰخِرَةِ وَاٰخِرُ مَنْزِلٍ مِّنْ مَّنَازِلِ

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

الدُّنْيَا الْفَانِيَةِ كَمَا قَالَ اللهُ تَعَالٰى فِيْ مُحْكَمِ كِتَابِهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى اَلْاٰنَ يَاْتِيْكَ (يَاْتِيْكِ) اَلْمَلَكَانِ الْكَرِيْمَانِ الْمُوَكَّلَانِ الْمُحَاسِبَانِ فَلَا يُفْزِعَاكَ (يُفْزِعَاكِ) وَلَا يُرْهِبَاكَ (يُرْهِبَاكِ) وَلَا يُرَوِّعَاكَ (يُرَوِّعَاكِ) وَلَا يَهُوْلَاكَ (يَهُوْلَاكِ) فَاِنَّهُمَا خَلْقٌ مِّنْ خَلْقِ اللهِ تَعَالٰى فَاِذَا سَاَلَاكَ (سَاَلَاكِ) مَنْ رَّبُّكَ (رَبُّكِ) وَمَنْ نَبِيُّكَ (نَبِيُّكِ) وَمَا اِمَامُكَ (اِمَامُكِ) وَمَا دِيْنُكَ (دِيْنُكِ) وَمَا قِبْلَتُكَ (قِبْلَتُكِ) وَمَنْ اِخْوَانُكَ (اِخْوَانُكِ) فَقُلْ (فَقُوْلِيْ) اَللهُ رَبِّيْ وَمُحَمَّدٌ نَّبِيِّيْ وَالْقُرْاٰنُ اِمَامِيْ وَالْكَعْبَةُ قِبْلَتِيْ وَالْاِسْلَامُ دِيْنِيْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُسْلِمُوْنَ كُلُّهُمْ اِخْوَانِيْ عَلٰى ذٰلِكَ خُلِقْتَ (خُلِقْتِ) وَعَلٰى ذٰلِكَ (ذٰلِكِ) حُيِّيْتَ (حُيِّيْتِ) وَعَلٰى ذٰلِكَ مُتَّ (مُتِّ) وَعَلٰى ذٰلِكَ تُبْعَثُ (تُبْعَثِيْنَ) اِنْ شَآءَ اللهُ تَعَالٰى وَاَنْتَ (اَنْتِ) مِنَ الْاٰمِنِيْنَ ثَبَّتَكَ (ثَبَّتَكِ) اللهُ تَعَالٰى بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ (ثَبِّتْهَا) بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ يُثَبِّتُ اللهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ۔ يٰاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِيْ فِيْ عِبَادِيْ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ۔ اس کے بعد سورہ فاتحہ و آیۃ الکرسی اور تین بار قل ھو اللہ احد والمعوذتین پڑھ کر میت کے نام بخش دیں۔ تلقین کو تین مرتبہ پڑھنا سنت ہے۔

پھر ہمسایہ اور دوست اپنے گھروں سے کھانا پکا کر میت کے ورثاء کو مجبور کر کے کھلانا سنت ہے جس کو حاضری کہتے ہیں۔ میت کے اقرباء تین دن سے زیادہ سوگ نہ کریں لیکن عورت کو شوہر کے مرنے کے بعد چار مہینے دس دن تک زینت بناؤ سنگار

چھوڑ دینا لازم ہے اور میت کے رشتہ داروں کو تین دن تک تعزیت یعنی ان کو تسلی دینا چاہئے یعنی یہ کہے ۔ اَعْظَمَ اللهُ اَجْرَكُمْ وَاَحْسَنَ عَزَاكُمْ وَغَفَرَ لِمَيِّتِكُمْ اردو یا دوسری جو بھی زبان میں ہو تعزیت دیں اور خودکشی کرنے والے پر بھی نماز پڑھنا چاہئے۔

ایصالِ ثواب: عباداتِ مالی و بدنی کا ثواب میت کو پہنچتا ہے۔ مالی عبادت جیسے مال وغیرہ خیرات کریں۔ بدنی عبادت، تلاوتِ قرآن، نماز، روزہ، حج، ذکر و دعا، تسبیح و درود، غرض جس عمل سے زندوں کو ثواب ملتا ہو وہ مردوں کے لیے ایصال کریں تو ان کو برابر ثواب پہنچتا ہے۔

زکوٰۃ کا بیان

وہ مقررہ مقدار جو مالِ نصاب میں سے یا بدن کی جانب سے نکالی جائے اُسے زکوٰۃ کہتے ہیں۔ اور زکوٰۃ آٹھ قسم کے مال میں واجب ہوتی ہے۔ (۱) سونا (۲) چاندی (۳) اُونٹ (۴) گائے (۵) بکری (۶) قوت (وہ اناج یا پھل جس سے غذا حاصل کی جاتی ہو) (۷) کھجور (۸) انگور۔

اور زکوٰۃ واجب ہونے کی چھ شرطیں ہیں۔ (۱) مسلمان ہونا (۲) آزاد ہونا (۳) مِلکِ تامّ (۴) نصاب (۵) سال گزرنا (۷) جانور کا سائمہ ہونا۔

نصاب کا بیان

سونے کا نصاب ۲۰ رمثقال ہے (یعنی ۲۰ رمثقال کی مقدار سونے پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے آج کل کے حساب سے سونے کا نصاب یہ ہے کہ سونا ساڑھے آٹھ تولے ہو اور ایک تولہ تقریباً ۱۰ رگرام کا ہوتا ہے اس لحاظ سے ۸۵ رگرام سونے پر زکوٰۃ واجب ہوگی ۔) اور چاندی کا نصاب ۲۰۰ ر درہم ہے (یعنی ۲۰۰ ر درہم چاندی پر زکوٰۃ واجب

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

ہوتی ہے اور آج کل کے حساب سے چاندی کا حساب ساڑھے اُنسٹھ تولہ چاندی ہے جو تقریباً ۵۹۵ رگرام ہوتی ہے)۔ اور سونے چاندی پر زکوٰۃ واجب ہونے میں سال گزرنا شرط ہے، پہننے کے زیورات پر زکوٰۃ نہیں۔ جو سونا، چاندی کان یا رکاز (دفن کیا ہوا مال) سے حاصل ہو اس میں سال گزرنا شرط نہیں۔ دفینے سے حاصل شدہ سونے چاندی کے علاوہ رُبع عشر (چالیسواں حصہ ۴/۱۰) واجب ہے اور دفینہ سے حاصل شدہ سونے چاندی میں خمس (۱/۵) واجب ہوں گے مگر دفینہ میں زکوٰۃ واجب ہونے کی شرط یہ ہے کہ وہ زمانہ جاہلیت کا مدفون ہو (یعنی آں حضور ﷺ کی بعثت سے پہلے کا دفن کیا ہو۔

مالِ تجارت کا نصاب

اور مالِ تجارت کا نصاب یہ ہے کہ سامان اتنا ہو جس کے عِوض سونا چاندی خریدا جا سکے۔ (یعنی اس سامان کی قیمت اتنی ہو جتنی نصاب برابر سونے چاندی کی ہوتی ہے) مالِ تجارت میں نصاب کا اعتبار سال کے آخر میں ہوگا اور تجارت کے مال میں قیمت کا رُبع عشر (۴/۱۰، چالیسواں حصہ) واجب ہوگا۔

غذائی اشیاء کی زکوٰۃ کا بیان

قوت وہ اناج یا پھل ہے جس سے قصداً غذا حاصل کی جاتی ہو۔ جیسے گندم، جَو، چاول، کھجور اور انگور ان چیزوں میں زکوٰۃ واجب ہوگی۔ جب کہ یہ پانچ وسق کی مقدار میں ہو۔ ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے ایک صاع چار مُد کا اور ایک مُد ایک رطل اور ایک تہائی رطل (۳/۱۱ رطل)۔ اور وزن کا اعتبار سوکھنے کے بعد ناپ

کر ہوگا۔ اور ان چیزوں میں عشر (دسواں حصہ) واجب ہوگا، جب کہ بغیر مشقت کے مثلاً بارش سے اُن کی سیرابی ہوئی ہو اور اگر مشقت اُٹھا کر ان کو سیراب کیا گیا ہو مثلاً نہر یا کنویں سے پانی لا کر تو نصف عشر (بیسواں حصہ) واجب ہوگا۔ اور ان چیزوں میں زکوٰۃ واجب ہوگی جب کہ ان کا قابلِ انتفاع ہونا ظاہر ہو جائے۔ (یعنی دانے پک جائیں، اور کھجور وغیرہ کھانے کے لائق ہو جائیں۔)

بدن کی زکوٰۃ کا بیان

ہر مسلمان مکلف پر اپنی جانب سے اور جس مسلمان کا نفقہ اس کے ذمّہ ہے اس کی جانب سے وہ آزاد ہو یا غلام چھوٹا ہو یا بڑا مرد ہو یا عورت بدن کی زکوٰۃ (یعنی صدقۂ فطر) واجب ہے۔ اور اس کے واجب ہونے کی چند شرطیں ہیں۔ (۱) آخری رمضان کے سورج غروب ہونے کا وقت پانا (رمضان کے آخری دِن کے سورج غروب ہونے کا وقت پانا؟) (۲) نکالے ہوئے مال کا عید کے دِن اور عید کی رات کی اپنی اور اپنے گھر والوں کی ضروریات سے زیادہ ہونا۔ صدقۂ فطر کی مقدار شہر میں عام طور پر کھائے جانے والے غلہ سے ایک صاع ہے، مثلاً گیہوں، جَو، چاول، چنا، لوبیا، کھجور، کشمش اور اگر ایسے شہر میں ہو جہاں کے لوگ کھانے میں صرف گیہوں استعمال کرتے ہوں تو گیہوں کے علاوہ کسی دوسری چیز کا دینا کافی نہ ہوگا۔

مستحقین زکوٰۃ کا بیان

زکوٰۃ کے مستحقین آٹھ قسم کے لوگ ہیں۔

(۱) فقیر وہ شخص ہے جس کے پاس نہ مال ہو اور نہ مناسب کمائی ہو اگر کچھ مال

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

حاصل کر بھی لیتا ہو تو وہ روزانہ کی زندگی کے اخراجات کے تیس فیصد یا اس سے کم ہو۔

(۲) مسکین وہ شخص ہے جس کی کمائی یا مال روزانہ کی ضروریات کے تیس فیصد سے زائد ہو مگر کافی نہ ہو۔

(۳) عامل، وہ شخص جس کو حاکمِ اسلام کی طرف سے زکوٰۃ کی وصولی یا اس جیسے کسی اور کام کے لیے مقرر کیا گیا ہو جیسے ڈاکیہ۔

(۴) مولف قلب یعنی وہ شخص جو اسلام لایا اور اس کے اسلام میں کمزوری ہو یا وہ شخص جس کا اسلام قوی ہو مگر اس کو دینے سے دوسروں کے ایمان لانے کی توقع ہو۔

(۵) مکاتب وہ غلام جس سے اس کے آقا نے یہ کہہ دیا ہو کہ اگر تُو مجھے اتنا مال ادا کردے تو تُو آزاد ہے۔

(۶) غارم، وہ شخص جس نے قرض لیا اور ادائیگی کا وقت آپہنچا لیکن اس کی ادائیگی پر وہ قادر نہ ہو۔

(۷) وہ غازی جو جہاد کے لیے تیار رہوا پنے مال سے۔

(۸) اور وہ مسافر جو مُباح سفر پر جانا چاہتا ہو۔

آٹھوں قسم کے مستحقین کو دینا بہتر ہے، لیکن ہر قسم میں سے تین تین افراد کو دینا واجب اور مختار ہے۔ مگر عامل کو دے تو صرف ایک کو دینا جائز ہے۔ اور صدقہ فطر ایک فرد کو دینا جائز ہے۔ زکوٰۃ یا صدقہ کافر، غلام (جو مکاتب نہ ہو)، بچے اور مجنوں کو دینا جائز نہیں، بلکہ ان کے وَلی (سرپرست) کو دیا جائے، بنو ہاشم و مطلب یا ان کے آزاد کردہ کو بھی دینا جائز نہیں ہے...... نہ مالدار کو...... نہ اس شخص کو جس کا نفقہ زکوٰۃ ادا کرنے والے کے ذمّہ ہے باپ دادا، بیٹا بیٹی، بیوی غلام وغیرہ کوئی بھی ہو۔

روزے کا بیان

ایک عادل شخص کے چاند دیکھنے یا شعبان کے تیس دِن پورے ہونے پر ہر مسلمان عاقل و بالغ پر روزہ رکھنا فرض ہے، بشرطیکہ وہ جسمی اور شرعی طور پر روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہو۔ لہٰذا کافر، بچے اور مجنون پر روزہ فرض نہیں...... اور وہ شخص جس کے اندر عمر درازی کی وجہ سے روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو...... اور وہ شخص جو ایسی بیماری میں مبتلا ہو جس سے شفا پانے کی اُمید نہ ہو...... تو ان پر روزہ فرض نہیں۔ اور ہر روزے کے بدلے ایک مُد اناج صدقہ کرنا ان پر لازم ہوگا۔ یوں حیض و نفاس والی عورت پر بھی روزہ فرض نہیں ہے کیوں کہ وہ شرعی اعتبار سے روزہ رکھنے سے معذور ہے۔ روزہ کے لیے دو چیزیں فرض ہیں:

(۱) ہر دِن کے روزے کے لیے الگ الگ نیّت کرنا۔

(۲) اور روزہ توڑنے والی چیزوں سے باز رہنا...... اور اسی میں یہ شرط بھی ہے کہ اپنی عورت (بیوی؟) کے ساتھ ہم بستری (صحبت؟) نہ کرے۔ نیّت کا وقت سورج ڈوبنے سے لے کر صبح صادق تک ہے۔ اور نیّت کے روزے کا تعیّن (مثلاً رمضان کا روزہ) بھی شرط ہے۔ فرضیت کی نیّت کرنا شرط نہیں۔ اور روزہ افطار کرنے کے بعد یہ دُعا پڑھنا سنّت ہے

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ کہنا۔ ترجمہ: اے اللہ میں نے تیرے لئے ہی روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق سے افطار کیا، پیاس بجھ گئی، رگیں تر ہوگئیں اور اجر ثابت ہوگیا اگر اللہ چاہے۔

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

روزہ توڑنے والی چیزوں بیان

آٹھ چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(۱) ہر وہ چیز جو کسی سوراخ سے مثلاً حلق یا کان کے سوراخ سے پیٹ تک پہنچے۔

(۲) قصداً قے کرنا (اُلٹی کرنا) لیکن اگر قے خود بخود ہو تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

(۳) استمناء سے یعنی مشت زنی یا مباشرت یا بغیر کسی حائل کے بوسہ لے کر منی خارج کرنا لیکن اگر منی شرم گاہ کی طرف دیکھنے یا سوچنے یا بدخوابی کی وجہ سے خارج ہوئی تو مفطرِ صوم نہیں۔ (روزہ نہیں ٹوٹے گا۔)

(۴) اور جماع سے اس طور پر کہ سپاری فرج میں غائب ہوجائے جب کہ اپنے ارادہ سے قصداً جان بوجھ کر ایسا کرے اور (روزہ دار ہونا یاد ہو) لہٰذا اگر کسی نے کھایا، پیا، منی خارج کی، یا قے کی، یا جماع کیا اور روزہ دار ہونا یاد نہ ہو) یا کسی نے مجبور کیا ہو، یا جاہل ہو تو اسے معذور سمجھا جائے گا اور اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

روزہ کی قسموں کا بیان

روزے کی چار قسمیں ہیں۔ (۱) فرض جیسے رمضان کا روزہ، نذر کا روزہ، قضا کا روزہ، کفّارہ کا روزہ (مثلاً کفّارۂ ظہار وقتل) کا روزہ

(۲) حرام جیسے عیدین کا روزہ، ایامِ تشریق کا روزہ (نویں ذی الحجہ سے تیرہ ذی الحجہ تک کے دن ایامِ تشریق کہلاتے ہیں۔)، ایامِ حیض ونفاس کا روزہ، بلا وجہ یوم الشک (شعبان کی تیس تاریخ) کا روزہ اور شعبان کے نصف ثانی کا روزہ لیکن اگر اس کے ساتھ نصف اوّل کا روزہ ملادے یا نصف ثانی میں پرانے قضا روزہ رکھے تو کوئی حرج نہیں اگرچہ سنت روزہ ہو (۳) مکروہ جیسے صرف جُمعہ یا صرف سنیچر یا صرف

اتوار کا روزہ اور جس کو ضرر یا کسی حق کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو اس کے لیے صومِ دہر (سال بھر روزہ رکھنا) (۴) نفلی روزہ جیسے حاجیوں کے علاوہ دوسروں کے لیے عرفہ (نویں ذی الحجہ) کا روزہ، نویں، دسویں محرم کا روزہ، شوّال کے چھ روزے یہ سنّت ہے کہ شوال کے روزے عید سے متصل ہوں اور ایامِ بیض (ہر مہینے کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ) کے روزے، اور ایامِ سُود (ہر مہینے کی ۲۷، ۲۸، ۲۹، اور ۳۰ تاریخ) کے روزے۔

نفلی روزے میں رات میں نیّت کرنا اور نیّت کا تعیّن شرط نہیں۔ اور جو شخص نفلی روزہ رکھ لے اُسے اختیار ہے چاہے تو پورا کرے اور چاہے تو توڑ دے اور توڑنے پر اس کی قضاء بھی لازم نہیں۔

اعتکاف کا بیان

اعتکاف تمام وقتوں میں مسنون ہے۔ اور رمضان میں سنّت موکدہ ہے اور افضل یہ ہے کہ رمضان کے آخری عشرہ میں کرے تا کہ لیلۃ القدر کو پاسکے...... جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

اعتکاف کتنے لیے سات شرطیں ہیں: (۱) مسلمان ہونا (۲) عاقل ہونا (۳) حیض ونفاس سے پاک ہونا (۴) نماز کی طمانیت سے زیادہ ٹھہرنا (۵) اعتکاف مسجد میں کرنا (۶) اعتکاف کی نیت کرنا (۷) جنبی نہ ہونا۔ اور فرضیت کی نیّت کرنا واجب ہے اگر منّت مانی ہو۔ اور بلا عذر مسجد سے نکلنے سے، مُرتد ہوجانے سے، نشہ سے، حیض ونفاس سے، جماع کرنے سے اور چھو لینے سے جب کہ انزال ہوجائے اعتکاف باطل ہوجاتا ہے۔ اور گالی گلوج، غیبت، جھوٹ، چغلی یا حرام خوری سے

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

اعتکاف کا ثواب باطل ہو جاتا ہے۔

مسجد میں داخل ہونے والے کو چاہیے کہ پہلے داہنا پاؤں اندر رکھے اور یہ دُعا پڑھے:

اور جب مسجد سے باہر نکلنے لگے تو پہلے بایاں پاؤں باہر نکالے اور یہی دُعا پڑھے لیکن اس میں ''اللّٰھم اغفرلی ذنوبی'' کے بعد یہ کہے:

وافتح لی أبواب فضلک واحفظنیمن الشیطان وجنودہ۔ اور میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھولدے اور مجھے شیطان اور اس کے لشکر سے محفوظ رکھ۔

حج وعمرہ کا بیان

عاقل وبالغ، آزاد اور صاحبِ استطاعت پر حج اور عمرہ دونوں زندگی میں ایک بار فرض ہیں استطاعت یہ ہے کہ آدمی زادِراہ اور سواری پر قادر ہو اور اہل وعیال کا خرچ آنے جانے تک اہل وعیال کی ضروریات سے زائد ہو اور راستہ پُرامن ہو۔

حج کے ارکان چھ ہیں۔

(۱) نیت کرنا (۲) میدانِ عرفات میں وقوف کرنا (نویں ذی الحجہ دو پہر بعد سے دسویں کی صبح صادق سے پہلے تک کسی بھی وقت (۳) طواف (۴) سعی (۵) حلق یا تقصیر (سر کے بال منڈا دینا یا چھوٹے کر دینا) (۶) ترتیب اور عمرہ کے ارکان وہی ہیں جو حج کے ہیں سوائے وقوفِ عرفہ کے۔

حج کے واجبات پانچ ہیں: (۱) میقات سے احرام باندھنا (مکہ شریف جانے

والے جہاں سے احرام باندھتے ہیں اس جگہ کو میقات کہتے ہیں)۔ میقات پانچ ہیں: مختلف ملکوں کے لوگوں کے لیے مختلف میقات ہیں۔ ہندوستان کے لوگوں کی میقات ''یلملم'' ہے۔ (۲) مقام مزدلفہ میں رات گزارنا (۳) مقامِ منیٰ میں رات گزارنا (۴) رمی جمار (۵) اور حالتِ احرام میں حرام چیزوں کو ترک کر دینا۔

اور حج میں یہ باتیں سنّت ہیں: (۱) احرام، وقوفِ عرفہ اور ایامِ تشریق میں رمی جمار کے لیے غسل کرنا (۲) احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگانا (۳) نئے اور سفید ازار و رِداء پہننا اور اس کے علاوہ بھی بہت سی سنّتیں ہیں۔

جس شخص نے کسی رُکن کو ترک کر دیا اس کا حج درست نہیں اور دَم وغیرہ سے اس کی تلافی نہیں ہوگی۔ اور جس نے کسی واجب کو ترک کر دیا اس کا حج درست ہے اور دَم لازم ہے۔ اور جس نے کسی سنّت کو ترک کر دیا اس پر کچھ لازم نہیں، مگر وہ فضیلت کو نہ پاسکے گا۔

حالتِ احرام میں حرام چیزوں کا بیان

حالتِ احرام میں درج ذیل باتیں حرام ہیں: (۱) خوشبو لگانا (۲) سَر یا داڑھی میں تیل لگانا (۳) ناخن تراشنا (۴) بدن کے کسی بھی حصے سے بال کا ازالہ (۵) جماع (۶) مقدماتِ جماع یعنی چھونا اور بوس وکنار وغیرہ (۷) نکاح کرنا (۸) شکار کرنا اور (۹) حرم کے درختوں کو کاٹنا، ان چیزوں کی حُرمت میں مرد وعورت دونوں شریک ہیں۔

اور صرف مرد کے لیے سَر ڈھانپنا اور سِلے ہوئے کپڑے پہننا حرام ہے اور صرف عورت کے لیے چہرہ چھپانا اور دستانے پہننا حرام ہے اور ان تمام چیزوں کے حرام ہونے کی شرط

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

یہ ہے کہ مُحرِم مُکلّف اپنے ارادہ واختیار سے دانستہ اور قصداً ایسا کرے اور ان شرائط میں سے کوئی ایک بھی شرط اگر نہ پائی جائے تو مذکورہ چیزیں حرام نہیں۔

اور نکاح کے سوا مذکورہ تمام چیزوں میں فدیہ ہے اور فدیہ میں تفصیل یہ ہے کہ مذکورہ حرام چیزوں میں سے کسی ایسے فعل کا ارتکاب کیا جو بابِ اتلاف سے ہے مثلاً شکار کیا، درخت کاٹا، سر منڈایا، ناخن تراشا تو ان چیزوں کے ارتکاب کے بعد فدیہ واجب ہونے میں علم وارادہ کی شرط نہیں اور اگر کوئی ایسا کام کیا جو بابِ ترفّہ سے ہے یعنی جس کا تعلق آرام وراحت سے ہے مثلاً سلے ہوئے کپڑے پہننا، تیل لگانا، خوشبو لگانا، جماع اور مقدماتِ جماع تو ان چیزوں کے ارتکاب سے فدیہ واجب ہونے میں علم وارادہ وغیرہ کی شرط ہے۔

طواف کا بیان

طواف کی سات شرطیں ہیں۔ ۱) آدمی کا حدثِ اکبر اور حدثِ اصغر سے پاک ہونا، کپڑے، بدن اور جائے طواف کا پلیدی سے پاک ہونا (۲) سترِ عورت (۳) حَجرِ اَسود سے طواف کی ابتداء کرنا اس حال میں کہ بایاں مونڈھا اس کے مقابل ہو (۴) حَجرِ اَسود کی جانب جاتے ہوئے خانۂ کعبہ کو بائیں جانب کرنا، اس حال میں کہ طواف کرنے والا اپنے پورے بدن اور کپڑے (کے) ساتھ خانۂ کعبہ، شاذِرْواں اور حجر (حطیم) سے باہر ہو (۵) طواف کا مسجدِ حرام کے اندر ہونا (۶) طواف کے سات چکر ہونا (۷) اور طواف کرنے والے کا دوسرے کے لیے نہ پھرنا۔ اور طواف اگر طوافِ نُسک (حج کا طواف) نہ ہو، تو اس میں نیّت بھی شرط ہے۔ اور طواف اگر طوافِ نُسک ہو، تو اس میں نیّت کی شرط نہیں ہے۔

طواف میں درج ذیل باتیں مسنون ہیں: (۱) تمام چکروں میں پیدل چلنا جب کہ کوئی عذر نہ ہو (۲) پہلے چکر میں حَجرِ اَسود کا استلام کرنا (۳) حَجرِ اَسود کو بوسہ دینا، اپنی پیشانی اس پر رکھنا اور بوسہ دینے اور پیشانی رکھنے کا عمل تین بار کرنا (۴) جس طواف کے بعد سعی ہو اس کے پہلے تین چکروں میں رَمَل کرنا (۵) جس طواف میں رَمَل ہو اس کے اندر اضطباع کرنا، اضطباع یہ ہے کہ اپنی چادر کا درمیانی حصہ داہنے مونڈھے کے نیچے اور دونوں کنارے بائیں مونڈھے کے اوپر کرلے (۶) خانۂ کعبہ کے قریب سے طواف کرنا (۷) طواف پے درپے کرنا (۸) طواف سے فارغ ہونے کے بعد مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھنا، اگر دشواری نہ ہو (۹) نماز سے فارغ ہو کر حَجرِ اَسود کا استلام کرنا۔

سعی کی شرطوں کا بیان

سعی کے لیے چار شرائط ہیں: (۱) سعی طوافِ رُکن یا قدوم کے بعد ہو (۲) پہلی سعی کی ابتداء صفا سے اور دوسری سعی کی ابتداء مَروہ سے ہو (۳) پورے مَسْعیٰ (سعی کرنے کی جگہ) کو گزر کر طے کرے (۴) سات سعی کرے۔

حضورِ اکرم ﷺ کے روضۂ انور کی زیارت سنّتِ موکدہ ہے۔ حج وعمرہ کرنے والا ہو یا دوسرا، کیوں کہ احادیثِ کریمہ میں اس کی بہت فضیلت آئی ہے۔

فاتحہ کا مرسوم طریقہ

باوضو قبلہ رخ دو زانو بیٹھیں، سامنے شیرینی حلال وطیب کمائی اور صفائی سے تیار کی ہوئی کل یا جز ساتھ میں پانی بھی سامنے رکھیں۔ پہلے درودِ غوثیہ تین مرتبہ پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاٰلِہٖ

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ۔ پھر اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پھر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ایک مرتبہ پڑھ کر قرآن پاک کا ایک رکوع جہاں سے یاد ہو پڑھیں پھر مع بسم اللہ یہ سورہ ایک مرتبہ پڑھیں۔ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۔ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۔ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۔ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۔ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۔ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ پھر مع بسم اللہ سورہ اخلاص تین مرتبہ پڑھیں ۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۔ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۔ لَمْ يَلِدْ ۔ وَلَمْ يُوْلَدْ ۔ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ پھر مع بسم اللہ کے یہ سورہ ایک مرتبہ پڑھیں۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۔ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۔ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۔ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۔ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ پھر ایک مرتبہ یہ سورہ پڑھیں۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۔ مَلِكِ النَّاسِ ۔ اِلٰهِ النَّاسِ ۔ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۔ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۔ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ پھر ایک مرتبہ سورہ فاتحہ مع بسم اللہ پڑھیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۔ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ پھر ایک مرتبہ مع بسم اللہ پڑھیں۔ الٓمّٓ ۔ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۔ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۔ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۔ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۔ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۔ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ پھر ایک مرتبہ مع بسم اللہ پڑھیں۔ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۔ اِنَّ رَحْمَتَ

اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۔ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۔ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۔ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۔ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا مناسب سمجھیں تو درود تاج پڑھیں ورنہ درود غوثیہ تین مرتبہ پڑھیں۔ پھر سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ پڑھیں۔

پھر دونوں ہاتھ اٹھا کر درود پاک اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ پڑھ کر یوں بارگاہِ خداوندی میں عرض کریں۔ اے اللہ جو کلمات طیبات پڑھے یا سنے ان میں جو بھول کر یا جان بوجھ کر غلطیاں سرزد ہوگئیں ہوں ان کو معاف فرما اور اسکی اصلاح کی توفیق عنایت کر۔ اے میرے رب اپنے محبوب کے صدقے اسکو قبولیت کا درجہ عطا فرما اور اپنے فضل وکرم سے ثواب عنایت فرما کر اس ثواب کو حضور ﷺ کی بارگاہ میں پہنچا پھر ان کے طفیل تمام انبیاء کرام، خلفاء راشدین، اہل بیت کرام وجملہ صحابہ، تابعین تبع تابعین، ائمہ مجتہدین، ائمہ طریقت خصوصاً حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ وخواجہ اجمیری رضی اللہ عنہ، جملہ سادات وجمیع بزرگان سلسلۂ عالیہ قادریہ، برکاتیہ، شریفیہ، چشتیہ، سہروردیہ، نقشبندیہ، وغیرہ وجمیع ارواح صدیقین شہداء وصالحین، اولیاء کرام، صوفیاء عظام، جملہ مؤمنین ومؤمنات مسلمین ومسلمات، اگر پیر ومرشد یا والدین میں سے کوئی وصال پاچکے ہوں تو ان کو بھی بخشیں پھر خصوصاً جس کو بخشنا ہو اس کا نام لے کر ان کی خدمت میں ثواب پیش کریں۔ پھر بزرگوں کے طفیل رب سے دعاء کریں۔ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

النَّبِيِّ۔ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔ پھر اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللهِ پر ختم کریں۔

زیارتِ قبور

مردوں کے لئے زیارت قبور مسنون ہے اور عورتوں کے لئے مکروہ ہے اگر فتنہ کا خوف ہو تو حرام ہے۔ ہاں عورتوں کے لئے نبی کریم ﷺ کے روضہ کی زیارت مسنون ہے بعض فقہاء کے قول کے مطابق تمام انبیاء کرام، علماء اور اولیاء کی قبروں کی زیارت مسنون ہے بشرطیکہ عورتیں باپردہ سواری پر ہوں ورنہ بغیر خوشبو ملے اور بغیر سنگار کے نکلنے والی بوڑھی کے علاوہ عورتوں کے لئے زیارت قبر انبیاء واولیاء وعلماء سنت نہیں ہے۔

باوضو ہوکر زیارت کنندہ کا قبرستان میں سے پہلی قبر کے پاس عمومی سلام "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ" پھر خصوصی مثلاً اپنے والدین کی قبر کے پاس پہنچنے پر اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَالِدِيْ کہنا مسنون ہے۔ جتنا قرآن میسر آئے اتنا پڑھنا اس کے بعد دعا کرنا، بوقت سلام میت کے چہرہ کی طرف اور بوقت دعا قبلہ رو ہونا مسنون ہے۔ کثرت سے زیارت کرنا، صلحاء اور صاحب فضیلت کی قبر کے پاس زیادہ دیر ٹھہرنا مندوب مستحب ہے۔ ادب کا لحاظ رکھنا سنت ہے جیسا کہ اس کے پاس اس کی زندگی میں نزدیک یا دور جتنے فاصلہ پر کھڑا رہتا تھا رہے۔ قبر یا قبر پر موجود کسی چیز کو بوسہ دینا یا ہاتھ سے چومنا مکروہ ہے۔

قبر کے پاس سورہ یٰسین ایک بار اور گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کر میت کو کسی بھی زبان میں ہو ثواب بخش دیں اور جو شخص مقبرے میں داخل ہو کر یہ دعا پڑھے تو اجر

عظیم پائے گا۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْأَرْوَاحِ الْفَانِيَةِ وَالْأَجْسَادِ الْبَالِيَةِ وَالْعِظَامِ النَّخِرَةِ الَّتِيْ خَرَجَتْ مِنَ الدُّنْيَا وَهِيَ بِكَ مُؤْمِنَةٌ أَدْخِلْ عَلَيْهِمْ رَوْحًا مِّنْكَ سَلَامًا

اور قبر پر بیٹھنا یا چلنا یا ٹیک لگانا مکروہ ہے، قبروں کا احترام کرنا چاہئے۔

عقیقہ

عقیقہ سنت مؤکدہ ہے۔ جب بچہ پیدا ہو تو کوئی بزرگ اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہے اور کھجور چبا کر یا شہد چٹائیں اور ساتویں روز بال منڈوا کر اس کے ہم وزن سونا یا چاندی خیرات کریں اور پیدائش سے ساتویں روز یعنی پیر کے دن بچہ پیدا ہوا ہو تو دوسرے پیر کے دن (یعنی پیدائش کے آٹھویں دن صرف ختنہ کے لئے باقی سب پیدائش کے ساتویں دن ہے۔) تک ختنہ کرنا سنت ہے اور بالغ ہونے کے بعد ختنہ کرنا واجب ہے اور ساتویں دن بہتر نام رکھیں۔ مثلاً عبداللہ، عبدالرحمٰن اور محمد۔ احمد کی بہت فضیلت آئی ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے لڑکے کا نام محمد رکھ کر فرمایا کہ سب ناموں میں محبوب تر نام میں نے رکھا ہے۔ ایسا ہی لڑکی کا نام بھی اچھے رکھے جائیں۔ پھر ساتویں دن لڑکے کی طرف سے دو بکرے اور لڑکی کی طرف سے ایک بکرا بہ نیت عقیقہ ذبح کریں اونٹ یا گائے کا ساتواں حصہ ایک بکرے کے برابر ہے اگر گائے اور اونٹ ہو تو تین لڑکے اور ایک لڑکی کا عقیقہ ادا ہوگا جس کے جملہ سات حصے ہوتے ہیں۔ اگر ساتویں دن نہ ہو سکے تو بچہ بالغ ہونے تک بھی کرنا جائز ہے۔ اگر سات دن کے قبل بچہ مرجائے تو بھی عقیقہ کیا جائے اور مسنون ھے کہ سورج طلوع ہوتے وقت بکرا ذبح کرے۔ بِسْمِ اللهِ اَللهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ مِنْكَ وَإِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ عَقِيْقَةُ مِنْ فُلَانٍ بچہ کا نام لیں اور افضل ہے کہ ہڈیوں کو

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

جوڑوں سے الگ کریں اور اس گوشت میں تھوڑا شہد یا کشمش ملا کر پکائیں۔ فقیروں اور مسکینوں کو پہنچائیں۔ دعوت دینے سے بھیجنا افضل ہے۔ ہڈیوں کو گوشت سے الگ کرکے گاڑ دیں اور خود بھی کھانا درست ہے۔

قربانی

جس شخص کے پاس اپنے اور اپنے متعلقین کے عید اور تین دنوں کی غذا کی قیمت سے فاضل مال ہو تو قربانی سنت مؤکدہ ہے۔ ایک شخص کی طرف سے ایک سال کا دنبہ یا مینڈھا دو سال کا بکرا یا بکری۔ یا دو سال کی ایک گائے کا ساتواں حصہ یا دو سال کے بیل کا ساتواں حصہ اور پانچ سال کے اونٹ کا ساتواں حصہ دینا چاہئے۔
اگر مرحوم نے کسی شخص کو وصیت کی ہو تو مرحوم کی طرف سے قربانی کرنا واجب ہے ورنہ نہیں۔ اور قربانی کے لیے عیب دار جانور نہ ہوں مثلاً لنگڑا، دم کٹا ہوا، نہایت دبلا، اندھا نہ ہو، اگر سینگ ٹوٹا ہوا ہو اور خصی ہو تو درست ہے۔ بہر حال جانور بے عیب ہونا چاہئے۔ اور قربانی کا وقت عید کے دن طلوع آفتاب ہوکر بیس یا پچیس منٹ گزرنے سے تیرہویں ذی الحجہ کی مغرب تک ہے۔ قربانی رات کو مکروہ ہے۔ اور قربانی کے وقت عیدین کی تکبیریں اور درود پڑھیں اور خود ذبح کرے یا کسی کو ذبح کرنے کے لیے کہے مگر خود بھی وہاں حاضر رہے۔ اور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ مِنْكَ وَاِلَيْكَ فَتَقَبَّلْ مِنِّيْ یا فَتَقَبَّلْ مِنْ فُلَانٍ (جس کی طرف سے قربانی ہو اس کا نام لیں) اور قربانی دینے والے کو پہلی ذی الحجہ سے قربانی تک اپنے ناخن یا بال نکالنا مکروہ ہے۔ بہتر یہ ہے کہ قربانی کا گوشت تھوڑا خود رکھے باقی تقسیم کردے یا تین حصہ کریں، ایک خود رکھے دوسرا دوستوں و رشتہ داروں

کو دیں۔ تیسرا حصہ محتاجوں کو دیں۔ قصائی کو اجرت میں چمڑا دینا درست نہیں۔

ملاقات کا طریقہ

ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ حضور نے اُسے جواب دیا وہ بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا اس کے لئے دس نیکیاں ہیں، پھر دوسرا شخص آیا اور اُس نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حضور نے اُسے جواب دیا وہ بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا اس کے لئے بیس نیکیاں ہیں، پھر تیسرا شخص آیا اور اُس نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ حضور نے اُسے جواب دیا وہ بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا اس کے لئے تیس نیکیاں ہیں، لہٰذا جب کسی مسلمان سے ملاقات ہو تو سلام کریں اور بہتر ہے کہ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ کہیں۔

صبح و شام کی دعائیں

سوتے وقت کی دعا: اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى

کھانا کھاتے وقت کی دعا جب کھانا پیش کیا جائے: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْمَا رَزَقْتَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ بِسْمِ اللّٰهِ

کھانا شروع کرے: بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى بَرَكَةِ اللّٰهِ کہے

اگر بسم اللہ شروع میں بھول جائے: بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ (شرح مسلم)

کھانے کے بعد کی دعا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ

کسی کے یہاں کھانا کھائے (دعوت): اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ ۔ اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِيْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِيْ

دودھ پینے کی دعا: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ

پانی پینے کی دعا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سَقَانَا عَذْبًا فُرَاتًا بِرَحْمَتِهٖ وَلَمْ يَجْعَلْ مِلْحًا اُجَاجًا بِذُنُوْبِنَا ۔

افطار کے وقت کی دعا: اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ تَقَبَّلْ مِنِّيْ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۔

لباس پہننے کی دعا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ ۔

جب نیا لباس پہنے تو یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ كَسَوْتَنِيْهِ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِهٖ وَخَيْرِ مَا صُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ ۔

جب کسی کو نیا لباس پہنے دیکھے تو یہ دعا پڑھے: تُبْلِيْ وَيُخْلِفُ اللّٰهُ اِلْبَسْ جَدِيْدًا وَعِشْ حَمِيْدًا وَمُتْ شَهِيْدًا ۔

لباس اتارتے وقت کی دعا: بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۔

دولہا دلہن کو نکاح کے بعد دعا دیں: بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ ۔

بیوی کے پاس آنے سے پہلے کی دعا: بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا ۔

آندھی اور طوفان کے وقت: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَخَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ

بادل گرجنے کے وقت: سُبْحَانَ الَّذِيْ يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ۔

بارش اترتے وقت کی دعا:: اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَّافِعًا

جب چاند پر نظر پڑے:: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا الْغَاسِقِ اِذَا وَقَبَ ۔

پہلی کا چاند دیکھنے کے وقت کی دعا: اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ ۔ (ابن سنی)

اور جب گھر میں داخل ہوں: تَوْبًا تَوْبًا لِرَبِّنَا اَوْبًا لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا ۔

جب کسی دشمن یا کسی قوم سے خوف محسوس کرے: اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ ۔

جب کوئی کام دشوار اور مشکل ہوجائے:: اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَهٗ سَهْلًا وَّاَنْتَ تَجْعَلُ الْحُزْنَ سَهْلًا اِذَا شِئْتَ ۔

مجالس سے اٹھتے وقت: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ۔

سنتوں کی پابندی محبت رسول ﷺ کا تقاضہ

اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ کرنے والو! اگر تم عمل سے خدا اور رسول کی مخالفت کرتے ہوئے محبت کا دعویٰ کررہے ہو تو یاد رکھو کہ دھوکہ کھا رہے ہو، جلد اپنی خبر لو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرو اور آپ کے طریق پر چلو تو سچے محبت کرنے والوں میں تمہارا شمار ہوگا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر عمل کرو اور مٹی ہوئی سنتوں کو زندہ کرو، اس کے بغیر امن نصیب نہیں ہوتا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

فرماتے ہیں: ''جس نے زندہ کیا میری سنت کو' اُس نے زندہ کیا مجھ کو' اور جس نے زندہ کیا مجھ کو' اس نے محبت کی مجھ سے' اور جس نے محبت کی مجھ سے وہ میرے ساتھ جنت میں رہے گا''۔ اور فرمایا: جو میری سنت کی حفاظت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو چار طرح سے عزت دے گا (1) نیکوں کے دل میں محبت پیدا ہوگی۔ (2) فاجروں کے دلوں میں ہیبت پیدا ہوگی۔ (3) رزق میں وسعت ہوگی۔ (4) سب لوگوں کو دین میں اس پر بھروسہ ہوگا۔ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنا' حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت کی علامت ہے' اس لئے کہ چاہنے والے کو اپنے محبوب کی ہر ادا اچھی معلوم ہوتی ہے' لیکن سنت رسول کی پیروی بڑے ہی دل گروہ کا کام ہے' اس زمانے میں سنتوں پر عمل کرنا آگ کو ہاتھ میں لینے کے برابر ہے' غرض سنتوں پر عمل پیرا رہیئے کیسی ہی مشکلات کیوں نہ درپیش ہوں۔ اتباعِ سنت کا شوق نہایت مناسب ہے' اس سے سلوک بہت جلد طئے ہوجاتا ہے' سب سے بڑی سنت یہ ہے کہ دل کی بیماریوں سے واقف ہوکر وقتاً فوقتاً ان کا علاج کرتے رہیں۔ بابا! ہر معاملہ میں اتباعِ سنت کو اپنے لئے مشعل راہ بناؤ' اسی میں نور ہدایت ہے' رہبانیت اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں' اتباعِ سنت یہ ہے کہ اللہ اور بندوں کا حق ادا کرتے ہوئے مشغولِ طاعتِ الٰہی رہے۔ شیطان کے دھوکے میں نہ آیئے' بے شک خدا کی رحمت وسیع ہے مگر اس کے لئے جو اعمالِ صالحہ کرے اور جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تابع رہے' اس لئے کہ صرف ایمان کافی نہیں ہے' اعمالِ صالحہ و اتباعِ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی بڑی ضرورت ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی رحمت چاہتے ہو تو ''رحمۃ للعالمین'' کے در پر آؤ' اسی در پر خدا کی رحمت بٹتی ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میری سنت کو دوست رکھنے والا میرا دوست ہے' اور میرا دوست میرے ساتھ جنت میں جائے گا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جس نے میری سنت پر عمل کیا وہ فائزین سے

ہے اور جس نے اُسے ترک کیا وہ قاصرین سے ہے' اور جس نے میری سنت ضائع کی اس پر میری شفاعت حرام ہوئی۔ اگر جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنے کی آرزو ہے تو چار دن کی تکلیف اٹھاؤ' پھر ہمیشہ ان کے ساتھ رہو' حضرت کی تابعداری اور سنت پر عمل کرو' درود شریف کثرت سے پڑھا کرو۔

امانت کا بیان

قرآن کریم میں امانت کا تذکرہ اور اس بارے میں آیت کریمہ انا عرضنا الامانۃ علی السموات والارض والجبال فابین ان یحملها واشفقن منها وحملها الانسان انّہ کان ظلوماً جہولاً۔ ترجمہ بے شک ہم نے امانت پیش فرمائی آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر تو انھوں نے اسکے اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے اور آدمی نے اٹھالی بے شک وہ اپنی جان کو مشقت میں ڈالنے والا بڑا نادان ہے ''مفہوم'' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ امانت سے مراد طاعت و فرائض ہیں جنھیں اللہ تعالی نے اپنے بندوں پر پیش کیا انھیں کو آسمانوں، زمینوں، پہاڑوں پر پیش کیا تھا کہ اگر وہ انھیں ادا کریں گے تو ثواب دیئے جائیں گے نہ ادا کریں گے تو عذاب کئے جائنگے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ امانت نمازیں ادا کرنا زکوۃ دینا۔ رمضان کے روزے رکھنا خانہ کعبہ کا حج کرنا سچ بولنا ناپ اور تول میں اور لوگوں کی ودیعتوں میں عدل کرنا ہے کہ بعضوں نے کہا ہے کہ امانت سے مراد وہ تمام چیزیں ہیں جس کا حکم دیا گیا اور جنکی ممانعت کی گئی۔ حضرت عبداللہ ابن عمرو بن عاص نے فرمایا کہ تمام اعضاء کان، ہاتھ، پاؤں وغیرہ سب امانت ہیں اس کا ایمان ہی کیا جو امانت دار نہ ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ امانت سے مراد لوگوں کی ودیعتیں اور عہدوں کا پورا کرنا ہے تو ہر مومن پر فرض ہے کہ وہ کسی مومن کی خیانت نہ کرے نہ کافر معاہد کی نہ قلیل میں نہ کثیر میں۔

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

توبہ کا بیان

روزمرہ ہم میں سے کسی نہ کسی آدمی کا مبتلائے مرض اور بیمار ہونا بالکل بدیہی ہے اور ایک عام سی بات ہے جسے ہر کس وناکس بھی سمجھتا ہے، بلکہ کوئی مائی کا لال ابھی تک ایسا نہیں پیدا ہوا جو اس بات کا دعویٰ کرے کہ میں تو پوری زندگی تا حین حیات مرض و بیماری سے محفوظ رہونگا اور ہنوز محفوظ رہا۔ بلکہ جب وہ اپنا جائزہ لے گا تو اس نتیجے پر ضرور پہونچے گا کہ زندگی کے کسی نہ کسی لمحے اور شعبۂ حیات میں کسی عارضے سے بہر حال دوچار ہوا ہوگا بھلے ہی وہ ہلکا پھلکا بخار ہی کیوں نہ رہا ہو، کھانسی، بخار، سردی، زکام ، دردسر ہی کیوں نہ سہی ۔ واضح ہو کہ یہ امراض و بیماریاں بھی خدائے تعالیٰ کی مخلوق ہیں جس طرح اس نے ہمیں اور آپ اور دیگر بے شمار مخلوق کو پیدا فرمایا یونہی اس نے امراض و بیماریوں کی بھی تخلیق فرمائی ، اور معاً ان کا علاج و دوا بھی پیدا فرما دیا چنانچہ روایت ہے: اللہ تعالیٰ نے ہر مرض و بیماری کے ساتھ ہی اس کی دوا بھی پیدا فرما دی، کوئی کہہ سکتا ہے کہ اگر ایسی بات ہے تو آج بہت ساری ایسی بیماریاں معرض وجود میں آچکی ہیں جو لاعلاج تصور کیجاتی ہیں، جن کا مؤثر اور کارگر علاج تا ہنوز مفقود ہے، میں کہونگا کہ ایسا ہرگز نہیں کیونکہ آج جو جان لیوا اور مہلک بیماریاں ہیں، ان کا بھی ایک حد تک مفید علاج ہو رہا ہے، اور اس مرض کے شکار لوگوں کو ایک گونا راحت بھی مل رہی ہے، ہاں قطعی اور شرطیہ علاج ابھی قابو اور دسترس سے باہر ہے، مگر خدائے تعالیٰ کی رحمت اور اس کے فضل و کرم سے ہم مایوس نہیں جسکا یہ ارشاد ہو "واذا مرضت فھو یشفین" اس کے بندوں کو اسکی شان کریمی پر مکمل اعتماد و بھروسہ ہے، کہ آج ماہرین اور اکثر اطبا کی ٹیم مہلک بیماریوں کے اسباب کو علاج کی تحقیق و تلاش اور چھان بین میں لگی ہے ان میں سے کسی صاحب نظر کی تحقیق کارگر ثابت ہوگی، خدائے تعالیٰ اسے توفیق دے اور وہ مہلک امراض

کا بھی قطعی و شرطیہ علاج دریافت کرے گا اور کینسر، ایڈز، شوگر، وغیرہ ہرگز لاینحل لا دوا مرض نہیں رہ جائیں گ ے، اور یہ انشاءاللہ اپنے وقت پر ہوگا۔

محترم قارئین! ابتک جس مرض کے تعلق سے بات کی گئی ہے وہ ہمارے اور آپ کے جسم اور بدن انسانی کو لاحق ہوتا ہے، علاوہ ازیں اور بھی مرض ہے، جو جسم کو تو نہیں بلکہ وہ دل کو اور ہماری روح کو عارض و لاحق ہوتا ہے، آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ خدائے تعالیٰ نے ہمارے اندر ہماری صحت و سلامتی کیلئے بہت ساری ایسی چیزیں ودیعت کر رکھی ہیں کہ جن کا حد اعتدال میں رہنا صحت و تندرستی کی علامت ہے اور جب وہی چیزیں اعتدال سے خارج ہو جائیں یہی آدمی کے لئے بیماری اور مرض ہیں اب ہمارا اچھا خاصا جسم بیمار ہو جائیگا ایسے میں ایک آدمی کا چلنا پھرنا دوبھر ہو جائے گا حتی کی اس کا کھانا پینا، سونا، جاگنا، سب اسکے لئے عذاب ثابت ہوگا، اس کی نوع بنوع سرگرمیاں، یکلخت ٹھپ پڑ جائیں گی، اب وہ ڈاکٹر اور اطبا کے در کی خاک چھانے گا، اور دفع مرض کی خاطر دوا حاصل کرے گا، جس کے حصول کے لئے ہر ممکن تدبیر و کوشش کرے گا وہ ہرگز ہرگز غفلت وتساہلی سے کام نہیں لے گا۔

جو ہمارے جسم کو بیماری لاحق ہوتی ہے اسے جسمانی اور جو روح کو لاحق ہو اسے روحانی بیماری کہتے ہیں، جسکا داعیا وارتکاب معصیت اور خطا ہے آدمی مسلسل گناہوں کے ارتکاب سے روحانی طور پر بیمار ہو جاتا ہے، جیسے جسمانی بیماریوں کی متعدد اور مختلف قسمیں ہیں یونہی روحانی بیماریوں کی بھی گوناگوں اقسام ہیں مثلاً جھوٹ، بغض وحسد ، زنا، بدکاری، کسب حرام، وسودخوری، غیبت وچغل خوری، ترک صوم وصلوٰۃ، زکوٰۃ کی عدم ادائیگی، ظلم وجبر، والدین کی نافرمانی، حق تلفی، قطع رحمی وغیرہ وغیرہ، ہم اپنے جسمانی امراض کا علاج تشخیص حکما واطباء سے کراتے ہیں، اور وہی حضرات دوا و دارو بھی فراہم کرتے ہیں لیکن برعکس اس کے روحانی امراض کی تشخیص کے سلسلے میں کتاب وسنت اور علماء دین و

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

شریعت سے رجوع کرتے ہیں، چنانچہ ہمارا سب سے بڑا طبیب روحانی اس کا حکم یہ ہے کہ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللهِ تَوْبَةً نَصُوحًا اے ایمان والو خدائے تعالی کی بارگاہ میں سچی توبہ کرو بیشمار آیات واحادیث سے توبہ کی فضیلت واہمیت ثابت ہے۔ توبہ یہ ہے کہ بندہ اپنے گناہوں پر گناہ سمجھ کر نادم ہو اور آئندہ اس کے ترک کا پکا ارادہ کرے اور اگر کسی کے حقوق ہیں خواہ اللہ، یا حق العباد تو ان کو ادا کر دے، بندہ جب توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالی اپنے فضل وکرم سے اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔

لغت میں توبہ رجوع کرنے کو کہتے ہیں اور اس توبہ کے چند اقسام ہیں ایک توبہ گناہ سے ہوئی کہ گناہ سے نیکی کی جانب رجوع کیا اور یہ عام بندوں کی توبہ ہے۔ اور ایک غفلت سے توبہ ہوئی کہ غفلت چھوڑ کر یاد الہی کی طرف رجوع کیا اور یہ خاص بندوں کی توبہ ہے، تیسری توبہ یہ ہے غیر اللہ کی طرف مائل والتفات کرنے سے یہ اخص الخواص عارفوں کی توبہ ہے ،آیات واحادیث واجماع جمیع المسلمین سے ثابت ہے کہ اگر شرائط توبہ پائے جائیں تو بندہ کے سب گناہ خواہ کبیرہ ہوں یا صغیرہ معاف ہو جاتے ہیں مگر یہ کہ حالت نزع کے پہلے کی توبہ معتبر ہے اور جب تک آفتاب مغرب کی طرف سے نہ نکلے تب تک توبہ کا دروازہ بند نہ ہوگا ۔انسان کو چاہیئے کہ توبہ میں دیر نہ کرے اور توبہ کے بھروسے پر گناہ پر دلیری نہ کرے کیونکہ شاید توبہ نصیب نہ ہو یا توبہ خاص دل سے میسر نہ آوے۔

اخلاق وآداب کا بیان

مسلمانوں پر لازم ہے کہ پروردگار عالم کے وجود اور اس کے صفاتِ واجبہ ومستحبہ اور نبوت وغیرہ کے اثبات کے لئے اس کے قطعی دلائل اور پکے براہین سے واقف ہو جائیں۔ اور جس سے ہو سکے ننگے کو کپڑا بھوکے کو کھانا دے۔ عند الضرورت گواہ بننا اور پھر گواہی ادا کرنا بھی فرضِ کفایہ ہے۔ لیکن اگر کسی معاملہ میں دو گواہوں کے سوائے

اور کوئی گواہ نہ ہوں تو ہر دو گواہوں پر ادائے شہادت فرضِ عین ہے۔ نیز فرضِ کفایہ ہے کہ مسلمان میں صنعت وحرفت کے مختلف پیشہ ور جیسے تجارت پیشہ، زراعت پیشہ وغیرہ اقسام کے پیشے جن کی بود وباش اور دنیا میں ضرورت لاحق ہوتی رہتی ہے وہ بھی مسلمانوں میں موجود رہیں۔ اگر کسی جماعت کو سلام کیا جائے تو اس جماعت والوں پر سلام کا جواب دینا فرضِ کفایہ ہے۔ جب سلام کیا جائے تو جواب میں اس سے زائد الفاظ کہکر خوبی اور حسن پیدا کرنا چاہئے۔ ورنہ سلام کے برابر جواب ضرور ہو۔ مثلاً اگر کوئی اپنے سلام میں یہ کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ تو جواب دینے والے کا وعلیکم السّلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہنا احسن ہے۔ ورنہ حسب سلام جواب دیا جائے۔ اور سلام کی ابتدا مسنون ہے مگر جو شخص کھانا کھانے میں یا نہانے میں یا قضائے حاجت میں مصروف ہو اس کو سلام نہیں کرنا چاہئے۔ اور اگر کسی معین شخص کو ہی سلام کیا جائے تو اس پر سلام کا جواب دینا فرض ہے۔ اگر چھینک آئے تو الحمد للہ کہنا اور سننے والا یرحمك اللہ کہنا اور پھر چھینکنے والا يَهْدِيكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ کہنا سنت ہے۔ ہر شخص کو اپنی لیاقت واستطاعت کے موافق جائز اور پاک اور صاف لباس پہننا چاہئے۔ سوتے وقت مستحب ہے کہ منہ قبلہ کی طرف اور سر شمال کی طرف ہو اور سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی سیدھے رخسار کے نیچے رکھکر سویا کریں۔ دعا اور دیگر وظائف پڑھ کر سویا کریں۔ ضرورت سے زیادہ کھانا کھانا حرام ہے۔ پانی یا دودھ وغیرہ پیتے وقت برتن منہ کو لگائے ہوئے اسی میں سانس نہ لیں۔ تین گھونٹ میں پینا مسنون ہے۔ مجلس میں جس مقام پر جگہ ملے بیٹھ جانا چاہیے۔۔ بزرگوں کی تعظیم وتوقیر کرنا اور چھوٹوں پر شفقت ومحبت رکھنا اسلامی شعار ہے۔ غرور اور تکبر بہت مذموم اور حرام ہے۔ ارشاد باری ہے متکبر نہ زمین کو اپنی مغرورانہ چال سے پھاڑ سکتا ہے اور نہ آسمان پر پہونچ سکتا ہے۔ ریاکاری سے اعمال باطل ہو جاتے ہیں۔ کینہ اور حسد بہت بڑے امراض ہیں۔ حدیث پاک میں ہے حاسد کی نیکیوں کو حسد

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح کہ آگ ایندھن کو کھا جاتی ہے۔قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہنے میں بہت بڑی فضیلت ہے۔ آقا ﷺ نے فرمایا قرآن کی تلاوت کیا کروکہ وہ اپنے قاری کی قیامت میں شفاعت کریگا۔دعا اور استغفار کو کبھی نہیں بھولنا چاہیے۔والدین کی اطاعت کرنا اہل وعیال کی خدمت کرنا اوران کے حقوق پورے کرنا ضروری ہے۔پروردگار عالم کا یہ حکم ہے کہ اس کے سوائے کسی کی عبادت نہ کیجائے اور والدین کیساتھ احسان کیا جائے۔دوسری آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اے انسان! اگر تیرے پاس تیرے والدین بوڑھاپے میں زندہ رہیں تو انہیں ہرگز اُف تک نہ کہو انکے ساتھ اچھی بات کرنا ان پر رحم کرنا اور یہ دعا کرنا کہ پروردگار جس طرح میرے والدین نے کمسنی میں میری پرورش میں تکلیف اٹھائی ہے اسی طرح تو ان پر رحم فرما۔ حدیث شریف میں ہے تعجب ہے اس شخص پر جس کو اس کے والدین کی زندگی کا زمانہ دنیا میں ملنے کے باوجود بھی وہ جنت میں نہ جائے۔مطلب یہ ہے کہ والدین کی زندگی کا زمانہ اولاد کو مل جائے تو ان کی خدمت واطاعت دخولِ جنت کا یقینی ذریعہ ہے۔ماں کے قدموں میں جنت ہے۔خدا کی خوشنودی باپ کی رضامندی میں ہے۔ اے انسان غور کرلے کہ تیری ماں نے بیحد تکلیف سے زمانۂ حمل گذاری ہے۔بڑی مشقت سے وضع حمل ہوا عرصہ تک دودھ پلائی ہے اور کیا کیا مشقتیں برداشت کی ہیں سبحان اللہ متعدد شواہد موجود ہیں اگر کوئی بندہ خدا اسماع قبول کے لئے کان رکھتا ہے حق کو باطل سے تمیز کرنے کے لئے آنکھ رکھتا ہے قرآنی ارشادات کی تعمیل کے لئے دل میں جگہ رکھتا ہے تو والدین کی خدمت کے لئے قرآنی ارشادات کافی ہیں۔لوگوں کی بھی خیر خواہی رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک والئی امر کی اطاعت، امانت کی حفاظت اولاد کی تربیت بھی اسلامی شان اور ایمان کے شعبے ہیں۔پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک روا رکھنا۔مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنا اسراف نہ کرنا موجب فضیلت ہے۔

ستر عورت یعنی ناف سے لے کر گھٹنے تک کا حصہ باقی اوقات کے علاوہ نہاتے وقت بھی ڈھکا ہونا ضروری ہے۔عصر کے بعد سونا مکروہ ہے۔اوراس کی عادت سے جنون پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔سچائی نجات کا ذریعہ ہے۔نسب یا مال سے تفاخر کرنا حرام ہے۔ علم اصل اور بنیاد ہے عمل کی۔علم کے ساتھ تھوڑا عمل جو پابندی کے ساتھ کیا جائے یہ جہالت کے ساتھ بہت کچھ عمل کرنے سے افضل ہے۔آمین۔*

تہلیل

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

اللہ عزوجل کے نام سے مہربان نہایت رحم والا ہے۔

پہلے گیارہ مرتبہ درود پڑھنا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

اے اللہ رحمت نازل فرما ہمارے سردار محمد ﷺ پر اور ہمارے سرکار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل واولاد پر اور برکت عطا کر اور سلامتی نازل فرما۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوۡلُوۡا قَوۡلًا سَدِیۡدًا ۔

اللہ عزوجل کے نام سے مہربان نہایت رحم والا۔اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو۔

فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (ترجمہ: تو جان لو کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے) کے بعد سو مرتبہ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا ورد کرنا تہلیل (لا الہ الا اللہ کا ورد) پورا ہونے پر پھر یہ پڑھنا

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں	اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں	محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ	اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَسَلِّمْ
اے اللہ رحمت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر	اے اللہ ان پر رحمت کا نزول فرما اور سلامتی بھیج
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ	يَا رَبِّ صَلِّ عَلَيْهِ وَسَلِّمْ
اے اللہ رحمت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر	اے میرے رب ان پر رحمت کا نزول فرما اور سلامتی عطا کر

الفاتحہ وآیۃ الکرسی وثلاث مرات قل ھو اللہ احد والمعوذتین۔ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ وَاَوْصِلْ ثَوَابَ مَا قُلْنَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَمَا قَرَأْنَا مِنَ الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَمَا سَبَّحْنَا مِنَ التَّسْبِيْحِ وَمَا صَلَّيْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهِ الْمَجْلِسِ هَدِيَّةً وَّاصِلَةً وَّرَحْمَةً نَّازِلَةً مِّنْكَ اِلٰى حَضْرَتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اِلٰى رُوْحِ عَبْدِكَ الْفَقِيْرِ اِلٰى رَحْمَتِكَ الْمَرْحُوْمِ فلان ابن فلان اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ وَاَوْصِلْ ثَوَابَ ذٰلِكَ مِنَّا اِلَيْهِ وَاجْعَلْهُ نُوْرًا يَّسْعٰى بَيْنَ يَدَيْهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْهُ وَارْحَمْهُ وَلِوَالِدَيْهِ وَلِوَالِدَيْنَا وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ۔

فَعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

پھر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سو مرتبہ پڑھنا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں	اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں	محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	مُحَمَّدٌ حَبِيْبُ اللّٰهِ
اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں	محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے پیارے ہیں
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	مُحَمَّدٌ نَّبِيُّ اللّٰهِ
اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں	محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے نبی ہیں
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	مُحَمَّدٌ خَلِيْلُ اللّٰهِ
اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں	محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے دوست ہیں
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	مُحَمَّدٌ وَّلِيُّ اللّٰهِ
اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں	محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے ولی ہیں
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	مُحَمَّدٌ صَفِيُّ اللّٰهِ
اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں	محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے مخلص دوست (اللہ کے برگزیدہ ہیں)
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	مُحَمَّدٌ كَلِيْمُ اللّٰهِ
اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں	محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا سے کلام کرنیوالے ہیں
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	مُحَمَّدٌ خَيْرُ خَلْقِ اللّٰهِ
اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں	محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی مخلوق میں سب سے بہتر ہیں
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	مُحَمَّدٌ نُّوْرُ عَرْشِ اللّٰهِ
اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں	محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے عرش کے نور ہیں
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں	محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ کے بیٹے ہیں
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ	اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ
اے اللہ رحمت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر	اے اللہ ان پر رحمت بھیج اور سلامتی عطا فرما
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ	یَارَبِّ صَلِّ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ
اے اللہ رحمت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر	اے میرے رب ان پر رحمت اور سلامتی نازل فرما

الفاتحہ وآیۃ الکرسی وثلاث مرات قل ھو اللہ احد والمعوذتین۔ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ وَاَوْصِلْ ثَوَابَ مَا قُلْنَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَمَا قَرَأْنَا مِنَ الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَمَا سَبَّحْنَا مِنَ التَّسْبِيْحِ وَمَا صَلَّيْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهِ الْمَجْلِسِ هَدِيَّةً وَّاصِلَةً وَّرَحْمَةً نَّازِلَةً مِّنْكَ اِلٰى حَضْرَتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اِلٰى رُوْحِ عَبْدِكَ الْفَقِيْرِ اِلٰى رَحْمَتِكَ الْمَرْحُوْمِ فلان ابن فلان اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ وَاَوْصِلْ ثَوَابَ ذٰلِكَ مِنَّا اِلَيْهِ وَاجْعَلْهُ نُوْرًا يَّسْعٰى بَيْنَ يَدَيْهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْهُ وَارْحَمْهُ وَلِوَالِدَيْهِ وَلِوَالِدَيْنَا وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

پھر سو مرتبہ یہ ذکر پڑھنا: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ

اللہ کی ذات منزہ ہے ہر عیب ونقص سے اور ساری خوبی اسی کیلئے ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمْ

اے اللہ رحمت نازل فرما تیرے حبیب ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل واولاد اور ان کے صحابہ پر اور سلامتی بھیج۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رَسُوْلِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمْ

اے اللہ رحمت نازل فرما تیرے رسول ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل واولاد اور ان کے صحابہ پر اور سلامتی بھیج۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمْ

اے اللہ رحمت نازل فرما تیرے نبی ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل واولاد اور ان کے صحابہ پر اور سلامتی بھیج۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى شَفِيْعِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمْ

اے اللہ رحمت نازل فرما تیرے سفارش کرنے والے ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل واولاد اور ان کے صحابہ پر اور سلامتی بھیج۔

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ	يَارَسُوْلَ اللّٰهِ سَلَامٌ فِي السَّلَامِ
اے اللہ کے پیارے رسول آپ پر سلام عرض کرتے ہیں	اللہ کے رسول سلام در سلام پیش کرتے ہیں
يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ	يَارَسُوْلَ اللّٰهِ يَا مِسْكَ الْخِتَامِ
اے اللہ کے رسول آپ پر سلام عرض کرتے ہیں	اے اللہ کے رسول اے مشک کی مہر نبوت لگی ہوئی
يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ	يَارَسُوْلَ اللّٰهِ يَا نُوْرَ الظَّلَامِ
اے اللہ کے رسول آپ پر سلام عرض کرتے ہیں	اے اللہ کے رسول اے تاریکیوں کے نور
يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ	يَارَسُوْلَ اللّٰهِ يَا مُحْيِيَ الْعِظَامِ
اے اللہ کے رسول آپ پر سلام عرض کرتے ہیں	اے اللہ کے رسول اے بوسیدہ ہڈیوں کو جلانے والے
يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ	يَارَسُوْلَ اللّٰهِ يَا بَحْرَ الْكِرَامِ
اے اللہ کے رسول آپ پر سلام عرض کرتے ہیں	اے بحر جود و سخاوت اے اللہ کے رسول
يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ	يَارَسُوْلَ اللّٰهِ يَا شَفِيْعَ الْاَنَامِ
اے اللہ کے رسول آپ پر مخلصانہ سلام عرض کرتے ہیں	اے مخلوق کی سفارش کرنے والے اے اللہ کے رسول
يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ	يَارَسُوْلَ اللّٰهِ يَا خَيْرَ الْكَلَامِ
اے اللہ کے رسول آپ پر عاجزانہ سلام عرض کرتے ہیں	اے بہترین گفتگو کرنے والے اے اللہ کے رسول
يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ	يَارَسُوْلَ اللّٰهِ يَا خَيْرَ الْاَنَامِ
اے اللہ کے رسول آپ پر مودبانہ سلام عرض کرتے ہیں	اے موجودات مخلوقات کے بہترین ذات آپ پر اے اللہ کے پیارے رسول

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن